فَبِاَیِّ حَدِیْثٍ بَعْدَہٗ یُؤْمِنُوْنَ

برصغیر پاک و ہند میں علم حدیث

مؤلف

عبدالرشید عراقی

فَبِاَيِّ حَدِيْثٍ بَعْدَهٗ يُؤْمِنُوْنَ

برصغیر پاک و ہند میں علم حدیث
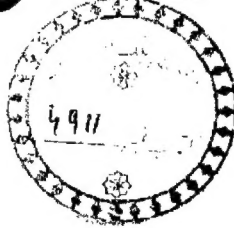
تالیف

عبدالرشید عراقی

ناشر

محدث روپڑی اکیڈمی جامع القدس چوک دالگراں لاہور

نام کتاب ــــــــــــ برصغیر پاک وہند میں علم حدیث

نام مصنف ــــــــــــ عبدالرشید عراقی

صفحات ــــــــــــ 112

سن اشاعت ــــــــــــ 2007ء

قیمت ــــــــــــ

کمپوزنگ ــــــــــــ حافظ نصر اللہ بھٹی

ناشر

محدث روپڑی اکیڈمی

چوک دالگراں لاہور

برصغیر پاک وہند میں علم حدیث

یعنی

پاکستان اور ہندوستان میں جن علمائے اہلحدیث نے حدیث نبوی ﷺ کی جو خدمت بذریعہ تدریس وتصنیف وتالیف انجام دی اس کا مختصر تذکرہ۔

عبدالرشید عراقی

انتساب

سلطان المناظرین حافظ عبدالقادر روپڑی رحمۃ اللہ علیہ

کے نام

جن کی ساری زندگی حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت، حمایت، نصرت اور مدافعت میں بسر ہوئی حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کی وجہ سے حدیث کی مخالفت میں معمولی سی مداہنت بھی برداشت نہیں کرتے تھے۔

عبدالرشید عراقی

فہرست

باب 2

باب 3

باب 4

باب 7

باب 8

عرض ناشر

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کو نازل فرمایا اور اس کی حفاظت بھی خود فرمائی قرآن مجید میں ہے،انا نحن نزلنا الذکر وانا له لحافظون ، بے شک قرآن مجید کو ہم نے ہی نازل کیا اور اس کی حفاظت بھی ہم خود کرنے والے ہیں،قرآن مجید کلام الٰہی ہے اور اس کی تفسیر رسول اللہ ﷺ کی زندگی یعنی آپ کے اقوال ،افعال اور آپ کی تقریر ہے دوسرے الفاظ میں حدیث رسول ہے،جس طرح قرآن مجید وحی ''متلو'' ہے اس طرح حدیث بھی وحی ''غیر متلو'' ہے اس کی یعنی حدیث رسول'' حفاظت کے لیے اللہ تعالیٰ نے محدثین کی جماعت کو پیدا فرمایا، انہوں نے اپنے اپنے دور میں اپنی ذمہ داری کا حق ادا کرتے ہوئے حدیث رسول اللہ ﷺ کے خلاف ہر نمودار ہونے والے فتنہ کا بڑی جرأت اور بہادری سے مقابلہ کرتے ہوئے حدیث رسول کا دفاع کیا اور اس سلسلہ میں آنے والے مصائب کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے ہر دور کے طاغوت سے ٹکرائے اور حدیث رسول پر کوئی آنچ نہ آنے دی،میرے ممدوح جناب عبدالرشید عراقی حفظہ اللہ نے اپنی اس کتاب میں بعض ایسی ہی نابغہ کا بیتوں تذکرہ کیا ہے۔جنہوں نے اپنی زندگیاں خدمت اسلام کے لیے وقف کر کے لوگوں کے لیے رشد وہدایت کے چراغ روشن کیے اللہ تعالیٰ ان کی مساعی جمیلہ کو قبول فرما کر ان کے لیے توشۂ آخرت بنائے۔

محدث روپڑی اکیڈمی ایسی کتب کو شائع کرنے میں فخر محسوس کرتی ہے تاکہ اہل حق کو اپنے اسلاف کی خدمات کا علم ہو سکے کہ انہوں نے کن کٹھن حالات سے دوچار ہو بھی کر حدیث رسول اللہ کا دفاع کیا اور اسی خدمت کو سرانجام دیتے ہوئے اپنے خالق حقیقی کو جا ملے۔اور اسی سلسلہ کی کڑی مظہر النکات شرح مشکوۃ ہے جس کو حافظ عبداللہ محدث روپڑی رحمہ اللہ نے ترتیب دیا تھا وہ ابھی طباعت کے مراحل میں ہے۔وہ عنقریب قارئین کے ہاتھوں میں ہوگی ان شاءاللہ۔دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ سب کو دین پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔فقط

حافظ عبدالوہاب روپڑی

۳۰ نومبر ۲۰۰۶ء

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

پیش لفظ

اسلام اللہ تعالیٰ کا کامل اور مکمل دین ہے اس میں کسی قسم کا نقص نہیں ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے آخری پیغمبر حضرت محمد رسول اللہ ﷺ پر اپنی آخری کتاب قرآن مجید نازل فرمائی، لیکن اس کے احکام اور تعلیمات مجمل یا کلیات کی شکل میں ہیں جن کی وضاحت وتشریح نبی اکرم ﷺ نے اپنے قول وعمل سے فرمائی۔

قرآن مجید کی حیثیت ایک بنیادی قانون اور دستور آساسی کی ہے اس کی تفصیل وتشریح آنحضرت ﷺ نے اپنے قول وعمل سے فرمائی، حدیث وسنت نبی اکرم ﷺ کے قول وعمل کا نام ہے۔

برصغیر پاک وہند میں حدیث کی نشر واشاعت اور اس کی ترقی وترویج علمائے اہلحدیث کے ذریعہ بہت زیادہ ہوئی علمائے اہلحدیث نے درس وتدریس کے ذریعہ بھی حدیث کی بہت اشاعت کی، اور تصنیف وتالیف کے ذریعہ علم حدیث کو خوب پھیلایا، اور اس کے ساتھ علمائے اہلحدیث کا ایک اور بھی کارنامہ ہے کہ برصغیر میں ایک ایسا گروہ پیدا ہوا جس نے حدیث نبوی ﷺ کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا اور یہ نعرہ لگایا کہ ہمیں قرآن ہی کافی ہے حدیث کی ہمیں ضرورت نہیں ہے علمائے اہلحدیث نے اس گروہ کا بھی مقابلہ کیا اور تحریر وتقریر کے ذریعہ اس فرقہ باطلہ کی تردید کی اور حدیث کی تائید وحمایت اور نصرت ومدافعت میں بے شمار کتابیں لکھیں۔

علمائے اہلحدیث نے حدیث کی خدمت میں جو کتابیں لکھیں اس کتاب میں ۴۳۶ کتابوں کا ذکر کیا گیا ہے علاوہ ازیں مقدمہ کتاب میں برصغیر پاک وہند میں علم حدیث کی ابتدا کب ہوئی اس کا بھی مختصراً تذکرہ کیا گیا ہے۔

میں پروفیسر حکیم راحت نسیم سوہدروی کا ممنون ہوں کہ انہوں نے اس کتاب پر ایک جامع تقریظ لکھی ہے اور اس کے ساتھ مولانا عبدالوہاب روپڑی صاحب کا بھی شکرگزار ہوں کہ انہوں نے یہ کتاب محدث روپڑی اکیڈمی کے زیر اہتمام شائع کی ہے۔

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ میری اس محنت کو قبول فرمائے اور اس کتاب کو مصنف اور ناشر کا ذریعہ نجات بنائے۔

عبدالرشید عراقی
سوہدرہ ضلع گوجرانوالہ
۲۵ جنوری ۲۰۰۱ء
۲۹ شوال ۱۴۲۱ھ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

تقریظ

قرآن مجید ایک واضح اور کھلی ہوئی کتاب ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے آخری پیغمبر حضرت محمد رسول اللہ ﷺ پر نازل فرمائی مگر قرآن مجید مجمل یا کلیات کی شکل میں ہے اس کی وضاحت نبی اکرم ﷺ نے اپنے قول و عمل سے فرمائی، آپ ﷺ کے قول و عمل کا نام حدیث وسنت ہے۔

برصغیر پاک وہند میں علم حدیث کا آغاز پہلی صدی ہجری سے ہوا دوسری صدی ہجری میں حضرت ربیع بن صبیح بصری (م ۱۶۰ھ) برصغیر میں وارد ہوئے اور اس کے بعد ہر صدی میں کوئی نہ کوئی محدث برصغیر میں تشریف لاتے رہے۔

۵۷۷ھ میں امام رضی الدین حسن صغانی لاہور میں پیدا ہوئے انہوں نے حدیث کی مشہور کتاب مشارق الانوار لکھی اس کتاب سے برصغیر میں روشنی پھیلی اس کے بعد ایسا دور شروع ہوا کہ حدیث نبوی سے بے توجہی ہوگئی تا آنکہ نویں صدی کے اختتام اور دسویں صدی ہجری کے آغاز سے برصغیر میں حدیث نبوی کو فروغ حاصل ہونا شروع ہوا اس وقت حجاز میں امام حدیث علامہ محمد بن عبدالرحمٰن سخاوی رحمہ اللہ کا فضل و کمال نصف النہار پر تھا آپ سے برصغیر کے چند نامور علماء نے حجاز جا کر استفادہ کیا جن کے نام یہ ہیں،

مولانا داؤد بن راجح گجراتی رحمہ اللہ

مولانا وجیہہ الدین بن محمد مالکی گجراتی رحمہ اللہ

مولانا علاؤ الدین گجراتی رحمہ اللہ

مولانا سید رفیع الدین صفوی شیرازی رحمہ اللہ

ان حضرات نے برصغیر میں اور خاص کر گجرات کے علاقہ میں حدیث کی نشر واشاعت میں گرانقدر خدمات دیں۔

امام حدیث علامہ سخاوی رحمہ اللہ کے انتقال کے بعد ان کی مسند تحدیث پر حافظ ابن حجر مکی رحمہ اللہ صاحب صواعق محرقہ رونق افروز ہوئے ان سے برصغیر کے چند برگزیدہ علمائے کرام نے حجاز جا کر حدیث کی تحصیل کی ان میں شیخ علی متقی رحمہ اللہ (م ۹۷۵ھ) صاحب کنز العمال سرفہرست ہیں شیخ علی متقی رحمہ اللہ سے علامہ محمد بن طاہر پٹنی رحمہ اللہ صاحب مجمع البحار مستفیض ہوئے اور انہوں نے گجرات میں علم حدیث کو بہت پھیلایا علامہ محمد بن طاہر نے ۹۸۶ھ میں وفات پائی۔

علامہ محمد بن طاہر رحمہ اللہ کے بعد حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ نے حدیث کی نشر واشاعت میں جو گرانقدر خدمات انجام دیں اس سے تاریخ کا ایک طالب علم بخوبی واقف ہے حضرت محدث دہلوی نے درس وتدریس اور تصنیف وتالیف کے ذریعہ حدیث کی بہت زیادہ خدمت کی۔

حضرت محدث دہلوی کے بعد امام شاہ ولی اللہ دہلوی رحمہ اللہ کا دور آتا ہے خاندان ولی اللہی (دہلوی) نے خدمت حدیث میں جو گرانقدر خدمات انجام دیں اس کی مثال تاریخ میں نہیں ملتی۔ حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی رحمہ اللہ نے پورے ۳۰ سال حدیث کی تدریس فرمائی اور تصنیف وتالیف کے ذریعہ بھی بہت خدمت کی ان کے بعد ان کے صاحبزادگان عالی مقام نے بھی حدیث کی خدمت میں جو کارہائے نمایاں سرانجام دیئے وہ برصغیر کی تاریخ کا ایک روشن باب ہے

خاندان ولی اللہی (دہلوی) کے جانشیں شیخ الکل مولانا سید محمد نذیر حسین محدث دہلوی ہوئے آپ نے ۶۲ سال دہلی میں حدیث کا درس دیا آپ سے بے شمار علمائے کرام مستفیض ہوئے آپ کے تلامذہ کا شمار ممکن نہیں ہے،" لا يعلم جنود ربك الا هو "۔

حضرت میاں صاحب سید نذیر حسین رحمہ اللہ کے تلامذہ نے خدمت حدیث میں جو کارہائے نمایاں سرانجام دیے اس کا تذکرہ انشاء اللہ العزیز رہتی دنیا تک رہے گا حضرت شیخ الکل مرحوم ومغفور کے تلامذہ نے درس وتدریس وعظ وتبلیغ اور تصنیف وتالیف کے ذریعہ حدیث کی شمع کو روشن کیا آج جو برصغیر پاک وہند میں حدیث کی جو شمع روشن ہے یہ سب حضرت میاں صاحب اوران کے تلامذہ کا فیض ہے۔

ملک عبدالرشید عراقی صاحب نے اس کتاب میں علمائے اہلحدیث کی حدیثی خدمات کا تذکرہ کیا ہے علمائے اہلحدیث نے خدمت حدیث میں جو کتابیں تصنیف کیں ان کا ذکر کیا ہے اور بقول عراقی صاحب اس کتاب میں ۴۳۶ کتابوں کا ذکر کیا گیا ہے اور اس کے علاوہ چند مشہور علمائے کرام کے مختصر حالات بھی لکھے ہیں۔

علاوہ ازیں عراقی صاحب نے ان کتابوں کا بھی ذکر کیا ہے جو حدیث کی حمایت وتائید اور نصرت ومدافعت میں لکھی گئی ہیں عراقی صاحب نے بہت محنت سے کتابوں کے نام جمع کیے ہیں۔

میں عراقی صاحب کا ممنون ہوں کہ انہوں نے اس کتاب پر تقریظ لکھنے پر آمادہ کیا اور میں نے ان کی خواہش کا احترام کرتے ہوئے چند سطریں ہدیہ ناظرین کی ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ عراقی صاحب کی اس محنت کو قبول فرمائے اور مولانا حافظ عبدالوہاب روپڑی کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے اس کتاب کو محدث روپڑی اکیڈمی کے زیر اہتمام شائع کیا ہے۔

پروفیسر حکیم راحت نسیم سوہدروی
ہمدرد دواخانہ
سکیم موڑ اقبال ٹاؤن لاہور

مقدمہ

بہ مصطفیٰ برساں خویش را کہ دیں ہمہ اوست
اگر بہ او نہ رسیدی تمام بولہبی ست

قرآن مجید ایک واضح اور کھلی ہوئی کتاب ہے اس میں کسی قسم کا کوئی غموض وخفا نہیں ہے لیکن اس میں اسلام کی تعلیمات کی پوری تفصیل اور تمام جزئیات کا احاطہ نہیں ہو سکتا تھا اس کے بہت سے احکام مجمل یا کلیات کی شکل میں ہیں جن کی تشریح اور کلیات سے جزئیات کی تفریع رسول اکرم ﷺ نے اپنے قول وعمل سے فرمائی ہے آپ کا کام محض کلام الٰہی کو لوگوں تک پہنچانا نہیں تھا بلکہ آپ کے ذمہ اس کی تبیین وتشریح بھی تھی۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے،

﴿وانزلنا الیك الذکر لتبین للناس مانزل الیهم ولعلهم یتفکرون﴾

(النحل ٤٤)

”اور ہم نے تمہاری طرف نصیحت (قرآن مجید) اتاری تا کہ لوگوں کے سامنے وہ چیز کھول کر بیان کردے جو ان کے واسطے اتری ہے شاید وہ اس پر غور کریں“

اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو نبوت ورسالت سے مشرف فرمایا اور آپ پر قرآن حکیم نازل فرمایا اور اس کے ساتھ آپ ﷺ کو یہ حکم دیا کہ جس طرح آپ پر قرآن حکیم نازل ہوا ہے اس کو اپنی امت کو پہنچائیں اور کسی حصہ کو چھپا کر نہ رکھیں۔

ارشاد ہے:

﴿یایھاالرسول بلغ ماانزل الیك من ربك﴾(المائدہ ٦٧)

''اے رسول جو کچھ تیری طرف تیرے پروردگار کے ہاں سے اترا ہے پہنچا دے''

آپ ﷺ نے اپنی حیات مبارکہ میں اس ارشاد ربانی کی تعمیل کی اللہ تعالیٰ نے رسول کی بعثت کا مقصد یہ بتایا ہے کہ اس کی اطاعت کی جائے،

﴿وما ارسلنا من رسول الا لیطاع باذن اللہ﴾

''ہم نے جو بھی رسول بھیجا ہے اس لیے بھیجا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے ماتحت ان کی اطاعت وفرمانبرداری کی جائے''

﴿ من یطع الرسول فقد اطاع اللہ ﴾(النساء ٨٠)

''جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے اللہ ہی کی اطاعت کی''

رسول ﷺ کی اطاعت کا یہ مقام اس لیے ہے کہ،

﴿وماینطق عن الھوی ان ھوالاوحی یوحی﴾(النجم ٣،٤)

''وہ اپنی خواہش سے نہیں بولتا مگر وہی جو اس کو وحی کی جاتی ہے''

حدیث نبوی ﷺ دراصل قرآن کی شرح ہے حدیث کے بغیر قرآن مجید کے کئی مقامات حل نہیں ہو سکتے ان مقامات کے حل کے لیے ہمیں حدیث نبوی کی طرف رجوع کرنا پڑے گا قرآن مجید میں کئی ایک ایسے مقامات ہیں مثلاً

ولقد اتیناك سبعا من المثانی والقرآن العظیم۔ (الحجر ٨٧)

یہ سبع مثانی کیا ہے حدیث نبوی نے اس کی وضاحت کی ہے کہ ''سبع مثانی'' سورۃ فاتحہ ہے۔(صحیح بخاری و مسلم و ترمذی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ تفسیر ابن کثیر ج اص ٩٩)

قرآن مجید باوجود اپنی جامعیت اور جملہ علوم ضروریہ پر حاوی ہونے کے چونکہ زیادہ تر ایمان وعقائد اور اصول دین بیان کرتا ہے اس لیے اس کی حیثیت ایک بنیادی

قانون اور دستور اساسی کی ہے اسے تفصیلی شکل دینا اور اس کی دفعات کی وضاحت کرنا یہ درا صل حدیث کا کام ہے۔

جیسا کہ امام اوزاعی رحمہ اللہ نے مکحول سے نقل کیا ہے،

الكتاب احوج الى السنة من السنة الى الكتاب ۔

''کتاب اللہ سنت کی اس سے کہیں زیادہ محتاج ہے جتنی کہ سنت کتاب اللہ کی محتاج ہے'' (جامع بیان العلم ج ۲ص ۱۹)

حدیث (سنت) کتاب اللہ کی تفسیر و شرح ہے،

فكان السنة بمنزلة التفسير والشرح لمعانى احكام الكتاب .

''پس گویا سنت کتاب اللہ کے احکام کے لیے بمنزلہ تفسیر اور شرح کے ہے''

(الموافقات از امام شاطبی رحمہ اللہ ج ۴ص ۱۰)

اس لیے اس حقیقت کو تسلیم کرنا پڑے گا کہ سنت کے بغیر قرآن مجید کو صحیح طور پر سمجھنا ممکن نہیں اور قرآن مجید کو بغیر حدیث (سنت) کے سمجھنا ایسا ہے جیسے کسی کلام کو تسلیم کر کے اس کے مفہوم سے انکار کرنے کی طفلانہ ہٹ۔

اصل دیں آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفیٰ برجاں مسلم داشتن

برصغیر کے علمائے اہلحدیث کی خدمات اور نامور علمائے کرام کا اعتراف

برصغیر پاک وہند میں علمائے اہلحدیث نے حدیث نبوی کی جو تدریسی و تصنیفی خدمت کی اس کا عالم اسلام کے نامور علمائے کرام نے اعتراف کیا ہے مصر کے مشہور عالم اور مورخ شیخ عبدالعزیز الخولی فرماتے ہیں کہ،

''ہمارے اس دور میں کسی بھی اسلامی ملک میں مسلمانوں نے علم حدیث کی طرف کما حقہ توجہ نہ کی سوائے ہندوستان کے کہ وہاں ایسے حفاظ حدیث و اساتذہ حدیث موجود ہیں جو تیسری صدی ہجری کے طرز پر پابندی مذہب سے آزاد درس حدیث دیتے اور حسب ضرورت نقد روایات سے بحث کرتے ہیں ان لوگوں نے حدیث کی بہت سی نادر و نایاب اور بیش قیمت کتابیں شائع کیں جن کی طرف اگر انہوں نے توجہ نہ کی ہوتی تو غالباً دستبرد زمانہ کی نذر ہو جاتیں''

اس کے بعد شاہ ولی اللہ دہلوی (م ۱۱۷۶ھ) اور محی السنہ مولانا سید نواب صدیق حسن خاں (م ۱۳۰۷ھ) کی خدمات حدیث کا خصوصی تذکرہ کرنے کے بعد لکھتے ہیں،

ہندوستان (غیر منقسم) میں آج ایک بڑی جماعت موجود ہے جو تمام دینی امور میں حدیث کو مشعل راہ سمجھتی ہے کسی فقیہہ یا متکلم کی تقلید نہیں کرتی یہ اہلحدیث کی جماعت ہے۔ (مفتاح کنوز السنہ ص ۱۶۵، ۱۶۶)

علامہ سید رشید رضا مصری رحمہ اللہ (م ۱۳۵۴ھ) لکھتے ہیں کہ،

ہندوستان (غیر منقسم) کے علمائے حدیث نے علوم حدیث کی طرف خصوصی توجہ دی اگر وہ ایسا نہ کرتے تو شاید یہ علم مشرق کے ممالک سے مٹ جاتا ہم دیکھتے ہیں کہ مصر، شام، عراق، اور حجاز میں دسویں صدی ہجری سے یہ زوال پذیر تھا اور ۱۴ ویں صدی ہجری کے آغاز میں تو ضعف کی انتہا تک پہنچ چکا تھا۔ (مفتاح کنوز السنہ)

علمائے اہلحدیث کی خدمات حدیث کے سلسلہ میں شیخ احمد شاکر (م ۱۳۷۷ھ) نے اپنی شرح جامع ترمذی کے مقدمہ میں امام حدیث مولانا عبدالرحمٰن محدث مبارکپوری (م ۱۳۵۳ھ) شرح ترمذی تحفۃ الاحوذی کی تعریف کی ہے اسی طرح علامہ ناصر الدین البانی (م ۱۴۱۹ھ) نے شرح مشکوۃ کے مقدمہ میں مولانا ابوالحسن عبیداللہ رحمانی مبارکپوری کی شرح مشکوۃ المصابیح (مرعاۃ المفاتیح) کی بہت زیادہ تعریف کی ہے۔

برصغیر کے علماء کا اعتراف:

برصغیر کے علمائے احناف نے بھی علمائے اہلحدیث کی خدمات حدیث کا اعتراف کیا ہے مولانا مناظر احسن گیلانی رحمہ اللہ (م ۱۹۵۶ء) جو ممتاز حنفی عالم تھے اپنے ایک مضمون میں لکھتے ہیں کہ،

اس کو تسلیم کرنا چاہیے کہ اپنے دین کے اساسی سرچشموں (قرآن وحدیث) کی طرف توجہ ہندوستان کے حنفی مسلمانوں کی جو پلٹی اس میں اہلحدیث اور غیر مقلدیت کی اس تحریک کو بھی دخل ہے عمومیت غیر مقلد کو نہ ہوئی لیکن تقلید جامد اور کورانہ اعتماد کا طلسم ضرور ٹوٹا

(ماہنامہ برہان دہلی اگست ۱۹۵۸ء)

علامہ سید سلیمان ندوی رحمہ اللہ (م ۱۹۵۳ء) لکھتے ہیں کہ،

اہلحدیث نام سے ملک میں اس وقت جو تحریک جاری ہے حقیقت کی رو سے وہ قدم نہیں صرف نقش قدم ہے مولانا شاہ اسمٰعیل شہید رحمہ اللہ جس تحریک کو لے کر اٹھے وہ فقہ کے چند نئے مسائل نہ تھے بلکہ امامت کبریٰ توحید خالص، اور اتباع نبی ﷺ کی بنیادی تعلیمات تھیں۔

علمائے اہلحدیث کی تدریسی و تصنیفی خدمت بھی قدر کے قابل ہے پچھلے عہد میں نواب صدیق حسن خاں رحمہ اللہ مرحوم کے قلم اور مولانا سید محمد نذیر حسین دہلوی رحمہ اللہ کی تدریس

سے بڑا فیض پہنچا بھوپال ایک زمانہ تک علمائے حدیث کا مرکز رہا قنوج، سہوان اور اعظم گڑھ کے بہت سے نامور اہل علم اس ادارہ میں کام کر رہے تھے شیخ حسین عرب یمنی ان سب کے سرخیل تھے اور دہلی میں مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب کی مسند درس بچھی تھی اور جوق در جوق طالبین حدیث مشرق و مغرب سے انکی درسگاہ کا رخ کر رہے تھے۔

(مقدمہ تراجم علمائے حدیث ہند)

مولانا مسعود عالم ندوی رحمہ اللہ (م ۱۹۵۵ء) لکھتے ہیں کہ،

میاں صاحب مولانا سید محمد نذیر حسین محدث سورج گڑھی (مونگیری) دہلی (ف ۱۳۲۰ھ/۱۹۰۲ء) کی امامت کے بارے میں شاہ محمد اسحاق کی ہجرت (شوال ۱۲۵۸ھ) کے بعد میاں صاحب ہی جانشین ہوئے اور انہوں نے مسلسل ایک عرصہ تک مسند ولی اللہی پر درس دینے کی عزت حاصل کی۔ (مولانا عبیداللہ سندھی کے افکار و خیالات پر ایک نظر طبع دوم لاہور ۱۴۰۶ھ ص ۶۲)

مشہور مؤرخ شیخ محمد اکرام رحمہ اللہ (م ۱۹۷۳ء) لکھتے ہیں کہ،

۱۹ویں صدی کے نصف آخر میں جن علمائے اہلحدیث نے نام پایا ان میں نواب سید صدیق حسن خاں قنوجی ثم بھوپالی رحمہ اللہ اور سید نذیر حسین محدث رحمہ اللہ خاص طور پر قابل ذکر ہیں نواب صدیق حسن خاں قنوج کے ایک معزز خاندان کے چشم و چراغ تھے۔

نواب صدیق حسن خاں رحمہ اللہ ۱۴ اکتوبر ۱۸۳۲ء کو پیدا ہوئے کئی ممتاز بزرگوں مثلاً مفتی صدرالدین خاں آزردہ دہلوی سے حصول علم کے علاوہ آپ نے قاضی شوکانی کے ایک شاگرد شیخ عبدالحق بنارسی سے حدیث میں اجازہ حاصل کیا تھا ان پر بڑی عسرت اور غربت کے زمانے گزرے تھے پھر ایک وقت ایسا آیا کہ نواب شاہ جہاں بیگم والی بھوپال نے آپ سے نکاح کیا (۱۸۷۰ء) میں آپ کو شریک امور سلطنت بنایا نواب والا جاہ امیر ملک کا

خطاب اور مدار المہام کا عہدہ عطا ہوا۔ وفات ۲۰ فروری ۱۸۹۰ء کو ہوئی۔

نواب صاحب جاہ واشراف کے زمانے میں بھی علمی مشاغل سے غافل نہیں رہے انہوں نے سلف کی نایاب اور گراں بہا کتابیں ہزاروں روپے کے خرچ سے مصر، بیروت اور ہندوستان کے مطابع میں چھپوائیں اور اسلامی ممالک کے کتب خانوں میں بھیج دیں اس کے علاوہ انہوں نے فارسی اور عربی میں سینکڑوں کتابیں خود لکھیں جن میں بعض اب بھی پڑھی جاتی ہیں۔

اس دور کے ایک دوسرے بزرگ جن کا فیض نواب صدیق حسن خاں سے بھی زیادہ پھیلا سید نذیر حسین محدث تھے جو صوبہ بہار کے رہنے والے تھے لیکن پٹنہ میں حضرت سید احمد شہید بریلوی کا وعظ سننے کے بعد دہلی کا رخ کیا (۱۲۴۳ھ) اور مسلک ولی اللہی کے کئی بزرگوں سے استفادہ کیا حدیث کی تکمیل آپ نے شاہ محمد اسحاق صاحب مہاجر مکی نبیرہ شاہ عبدالعزیز دہلوی رحمۃ اللہ علیہ سے کی، اور جب وہ مکہ معظمہ ہجرت کر گئے تو آپ نے دہلی کی مسجد اورنگ آبادی میں حدیث اور تفسیر کا درس شروع کیا اور کوئی ۵۰ برس اس خدمت عظیمہ میں گزار دیے شمالی ہندوستان کے اکثر علمائے اہلحدیث کا سلسلہ اسناد آپ تک پہنچتا ہے اور اس وجہ سے آپ کو "شیخ الکل" بھی کہتے ہیں۔

(موج کوثر ص ۶۶، ۶۸)

ان شہادات کی روشنی میں یہ حقیقت واضح ہو جاتی ہے کہ اس وقت برصغیر پاک وہند میں حدیث کی نشر واشاعت، تدریس، کتب حدیث کے شروح وحواشی وتعلیقات اور دفاع حدیث پر جو کام ہو رہا ہے اس کا آغاز علمائے اہلحدیث نے کیا تھا اور آج بھی ان کے نقش قدم پر چلنے کی کوششیں جاری ہیں۔

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی تدریس اور کتب حدیث کی تصنیف میں علمائے سلف میں

شاہ ولی اللہ دہلوی رحمہ اللہ، شاہ اسماعیل شہید رحمہ اللہ، نواب صدیق حسن خاں رحمہ اللہ میاں سید نذیر حسین دہلوی رحمہ اللہ اور حضرت میاں صاحب کے تلامذہ میں مولانا شمس الحق عظیم آبادی رحمہ اللہ، مولانا عبدالرحمٰن مبارکپوری رحمہ اللہ، مولانا حافظ عبداللہ غازی پوری رحمہ اللہ، مولانا وحید الزمان حیدرآبادی رحمہ اللہ، مولانا عبدالوہاب دہلوی رحمہ اللہ، مولانا عبدالتواب ملتانی رحمہ اللہ مولانا ابوالحسن محمد سیالکوٹی رحمہ اللہ، مولانا سید عبداللہ غزنوی رحمہ اللہ، مولانا سید عبدالجبار غزنوی رحمہ اللہ، مولانا عبدالرحیم غزنوی رحمہ اللہ، مولانا سید عبدالاول غزنوی رحمہ اللہ، مولانا محمد بشیر سہسوانی رحمہ اللہ، مولانا سید امیر حسن سہسوانی رحمہ اللہ، مولانا سید امیر احمد سہسوانی رحمہ اللہ، مولانا شاہ عین الحق پھلواروی رحمہ اللہ، مولانا حافظ ابراہیم آروی رحمہ اللہ مولانا حافظ عبدالمنان محدث وزیرآبادی رحمہ اللہ، مولانا غلام نبی الربانی سوہدروی رحمہ اللہ، مولانا عبدالحمید سوہدروی رحمہ اللہ، مولانا حافظ محمد بن بارک اللہ لکھوی رحمہ اللہ وغیرھم قابل ذکر ہیں۔

حضرت میاں صاحب کے تلامذہ کے سلاسل میں مولانا حافظ محمد گوندلوی رحمہ اللہ اور مولانا حافظ عبداللہ محدث روپڑی رحمہ اللہ (تلامذہ مولانا سید عبدالجبار غزنوی رحمہ اللہ) مولانا محمد اسماعیل سلفی رحمہ اللہ (تلمیذ مولانا حافظ عبدالمنان وزیرآبادی رحمہ اللہ) اور حافظ عبداللہ محدث روپڑی رحمہ اللہ کے تلامذہ (شیخ الحدیث حافظ ثناء اللہ مدنی) اور مولانا حافظ محمد گوندلوی رحمہ اللہ کے تلامذہ میں مولانا عبیداللہ رحمانی مبارکپوری رحمہ اللہ، مولانا محمد عطاء اللہ حنیف رحمہ اللہ، مولانا محمد علی جانباز سیالکوٹی، مولانا محمد صادق خلیل فیصل آبادی رحمہ اللہ اور مولانا ارشاد الحق اثری نے خدمت حدیث میں جو گرانقدر خدمات انجام دی ہیں اس کی مثال پیش نہیں کی جاسکتی۔

عبدالرشید عراقی

باب (۱)

برصغیر (پاک وہند) میں علم حدیث

علم حدیث:

علامہ سید سلیمان ندوی رحمہ اللہ (م ۱۹۵۳ء) لکھتے ہیں،

علم القرآن اگر اسلامی علوم میں دل کی حیثیت رکھتا ہے تو علم حدیث شہ رگ کی، یہ شہ رگ اسلامی علوم کے تمام اعضاء و جوارح تک خون پہنچا کر ہر آن ان کے لیے تازہ زندگی کا سامان پہنچاتا رہتا ہے آیات کا شان نزول اور ان کی تفسیر، احکام القرآن کی تشریح وتبین اجمال کی تفصیل عموم کی تخصیص مبہم کی تبین سب علم حدیث کے ذریعہ معلوم ہوتی ہے اسی طرح حامل قرآن حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت اور حیات طیبہ اور اخلاق وعادات مبارکہ اور آپ کے اقوال واعمال اور آپ کے سنن ومستحبات اور احکام وارشادات اسی علم حدیث کے ذریعہ ہم تک پہنچے ہیں اسی طرح خود اسلام کی تاریخ صحابہ کرام کے احوال اور ان کے اعمال واقوال اور اجتہادات استنباطات کا خزانہ بھی اسی کے ذریعہ ہم تک پہنچا ہے اسی بنا پر اگر یہ کہا جائے تو صحیح ہے کہ اسلام کے عملی پیکر کا صحیح مرقع اسی علم کی بدولت مسلمانوں میں ہمیشہ کے لیے موجود وقائم ہے اور انشاء اللہ تا قیامت رہے گا۔ (۱)

مولانا شاہ معین الدین احمد ندوی رحمہ اللہ (م ۱۹۷۴ء) لکھتے ہیں،

درحقیقت اسلام کی پوری عمارت قرآن مجید اور احادیث نبوی پر قائم ہے وہ کلام مجید کی تفسیر بھی ہے اور اس کے اجمال کی تفصیل بھی اس کے کلی احکام سے جزئیات کی تفریع بھی اور اسلام کے قرن اول کی تاریخ بھی اس کے بغیر اسلام کی تعلیم اور اس کی ابتدائی تاریخ

کے بہت سے اوراق سادہ رہ جاتے ہیں اسلام کے ارکان اربعہ نماز، روزہ، حج اور زکوۃ کے تفصیلی احکام بھی نہیں معلوم ہو سکتے ہیں اور نہ اس کو حدیث کی مدد کے بغیر ادا کیا جا سکتا ہے ان کے صرف کلی احکام قرآن مجید میں ہیں اس کی تفصیل حدیث وسنت سے معلوم ہوتی ہے یہی حال اکثر اوامر ونواہی اور حلال وحرام کا ہے۔

آنحضرت ﷺ کی بعثت اسلام کا ظہور اس کی تبلیغ اس راہ کی صعوبتیں غزوات اسلام کا غلبہ واقتدار حکومت الہیہ کا قیام اس کا نظام رسول اللہ ﷺ کی حیات طیبہ اور آپ کی سیرت معلوم کرنے کا ذریعہ صرف حدیث ہے اگر اس کو نظر انداز کر دیا جائے تو اسلام کی بہت سی تعلیمات اور تاریخ اسلام کے بہت سے گوشے مخفی رہ جائیں گے اس لیے احادیث نبوی ﷺ اسلام اور اسلامی تاریخ کا بڑا قیمتی سرمایہ ہیں اور اس پر ان کی عمارت قائم ہے۔(۲)

مولانا حکیم سید عبدالحی الحسنی رحمہ اللہ (م ۱۹۲۳ء) لکھتے ہیں،

علم حدیث وہ علم ہے جس کے ذریعہ آنحضور ﷺ کے اقوال، احوال اور افعال جانے جائیں، علم حدیث کی اس تعریف سے یہ بات بھی معلوم ہوگئی کہ فن حدیث کا موضوع آنحضور ﷺ کی ذات گرامی ہے اس علم کی غرض وغایت دنیاوی واخروی سعادت کی تحصیل ہے احکام شرعیہ اور فقہ میں کتاب اللہ کے بعد حدیث شریف حجت ہے اس علم کے اصول و احکام اور اس کے قواعد و اصطلاحات کو علماء نے اور محدثین وفقہاء نے بڑی وضاحت و تفصیل سے بیان فرمایا ہے۔(۳)

مولانا سید ابوالحسن علی ندوی رحمہ اللہ (م ۱۹۹۹ء) لکھتے ہیں،

حدیث نبوی ﷺ ایک ایسی صحیح میزان ہے جس میں ہر دور کے مصلحین و مجددین اس امت کے اعمال عقائد رجحانات وخیالات کو تول سکتے ہیں اور امت کے طویل تاریخی و عالمی سفر میں پیش آنے والے تغیرات وانحرافات سے واقف ہو سکتے ہیں اخلاق و

اعمال میں کامل اعتدال وتوازن اس وقت تک پیدا نہیں ہوسکتا جب تک قرآن وحدیث کو بیک وقت سامنے نہ رکھا جائے اگر حدیث نبوی کا وہ ذخیرہ نہ ہوتا جو معتدل کامل ومتوازن زندگی کی صحیح نمائندگی کرتا ہے اور وہ حکیمانہ نبوی تعلیمات نہ ہوتیں اور یہ احکام نہ ہوتے جن کی پابندی رسول اللہ ﷺ نے اسلامی معاشرہ سے کرائی تو یہ امت افراط تفریط کا شکار ہوکر رہ جاتی اور اس کا توازن برقرار نہ رہتا اور وہ عملی مثال موجود نہ رہتی جس کی اقتداء کرنے کی خداتعالی نے اپنے اس فرمان میں ترغیب دی ہے،

﴿لقد كان لكم في رسول الله اسوة حسنة﴾ (الآية)

''یقیناً تمہارے لیے رسول اللہ ﷺ کی ذات اسوہ حسنہ ہے''

اور یہ فرما کر آپ کے اتباع کی دعوت دی ہے،

﴿قل ان كنتم تحبون الله فاتبعوني يحببكم الله ويغفر لكم ذنوبكم﴾ (الآية)

''آپ کہہ دیجئے کہ اگر تمہیں اللہ سے محبت ہے تو میری اتباع کرو اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ معاف کردے گا''

یہ ایک ایسا عملی نمونہ ہے جس کی انسانوں کو ضرورت ہے اور جس سے وہ زندگی اور قوت واعتماد حاصل کرسکتا ہے اور یہ اطمینان کرسکتا ہے کہ دینی احکام کی زندگی پر نفاذ نہ صرف آسان بلکہ ایک امر واقعہ ہے۔ (۴)

برصغیر میں پہلے محدث کی آمد:

۹۳ھ میں خلیفہ ولید بن عبدالملک اموی کے عہد حکومت میں محمد بن قاسم ثقفی نے ہندوستان پر حملہ کیا اور فتح کے بعد یہاں ایک اسلامی حکومت قائم کی اور تیسری صدی ہجری تک یہ ملک عربوں کے قبضہ میں رہا۔ ۱۵۹ھ میں خلیفہ مہدی عباسی کے دور حکومت

میں جو فوج ہندوستان کی طرف روانہ ہوئی اس میں حضرت ربیع بن صبیح بصری رحمۃ اللہ علیہ تابعی بھی شامل تھے یہ بڑے جلیل القدر تابعی تھے امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ حمید الطویل رحمۃ اللہ علیہ اور مجاہد بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد تھے فراغت تعلیم کے بعد خود مسند تدریس بچھائی ان سے سفیان ثوری، عبداللہ بن مبارک، عبدالرحمٰن بن مہدی جیسے جلیل القدر محدثین نے حدیث کا سماع و روایت کا شرف حاصل کیا، حضرت ربیع بن صبیح کو یہ شرف بھی حاصل ہے کہ آپ کا شمار ان محدثین کرام میں ہوتا ہے کہ آپ سب سے پہلے احادیث کے منتشر اوراق کو جمع کرنے والے ہیں۔

صاحب کشف الظنون لکھتے ہیں،

قیل ھو اول من صنف وبوب فی الاسلام۔

کہا گیا ہے کہ یہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے اسلام میں تصنیف کی۔ (۵)

آپ نے ۱۶۰ھ میں انتقال کیا۔ (۶)

اسرائیل بن موسیٰ بصری رحمۃ اللہ علیہ :

ان کی کنیت ابوموسیٰ تھی اور ان کا شمار جلیل القدر تبع تابعین میں ہوتا تھا امام حسن بصری اور محمد بن سیرین جیسے نامور ائمہ عظام سے روایت حدیث کی اور ان سے سفیان ثوری سفیان بن عیینہ، یحییٰ بن سعید جیسے محدثین کرام نے استفادہ کیا۔ (۷)

ان کا شمار ثقہ راویان حدیث میں ہوتا ہے، ابن حبان ان کے بارے میں لکھتے ہیں،

کان یسافر فی الھند۔

یہ ہندوستان کا تجارتی سفر کیا کرتے تھے۔

شیخ اسماعیل رحمہ اللہ :

۴۱۲ھ میں سلطان محمود غزنوی رحمہ اللہ نے لاہور فتح کیا ان کے ساتھ ایک عالم شیخ اسماعیل رحمہ اللہ لاہور آئے یہ تفسیر، حدیث اور علوم اسلامیہ کے بڑے زبردست عالم تھے علامہ سید سلیمان ندوی رحمہ اللہ نے ان کو جامع البحرین کے لقب سے یاد کیا ہے بے شمار آدمیوں نے ان کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا اور اسلام کی نشر و اشاعت اور قرآن و حدیث کی ترقی و ترویج میں ان کی خدمات نمایاں ہیں۔ ۴۴۸ھ میں لاہور میں وفات پائی۔ (۹)

رضی الدین حسن صغانی لاہوری رحمہ اللہ :

شیخ اسمٰعیل کے بعد ۱۵۰ سال تک اندھیرا گھپ چھایا رہا ساتویں صدی ہجری کے شروع میں شیخ رضی الدین حسن صغانی رحمہ اللہ نے برصغیر پاک و ہند میں علم حدیث کی روشنی پھیلائی۔

آپ ۵۷۷ھ میں لاہور میں پیدا ہوئے پہلے انہوں نے اپنے والد ماجد شیخ محمد بن حسن رحمہ اللہ سے علوم اسلامیہ کی تحصیل کی جو اپنے دور کے متبحر عالم، محدث اور لغت و عربیت میں یکتائے زمانہ تھے اس کے بعد تحصیل علم کے لیے اور مزید شوق و جستجو کی خاطر مختلف شہروں اور ممالک کا سفر کیا اور مختلف اساتذہ سے اکتساب فیض کیا مکہ معظمہ میں شیخ برہان الدین نصر بن ابی الفرج عدن میں قاضی ابو اسحٰق ابراہیم بن احمد قرمطی اور ہندوستان میں قاضی سعد الدین بن محمد حسن آبادی سے استفادہ کیا۔ (۱۰)

خدمت حدیث میں مشارق الانوار کے نام سے ایک کتاب تصنیف کی یہ آپ کی مشہور و معروف کتاب ہے اور مشکوۃ المصابیح کی طرح حدیث کی مختلف کتابوں کا مجموعہ ہے اس کی عربی اور اردو میں بہت شرحیں لکھی گئی اردو شروح میں مولانا خرم علی بلہوری

(م ۱۲۶۰ھ) اور مولانا سید عبدالغفور غزنوی رحمہ اللہ (م ۱۹۳۵ء) کی زیادہ مشہور ہیں۔ محدث صغانی نے ۶۵۰ھ میں بغداد میں وفات پائی۔

محدث صغانی کے بعد:

شیخ رضی الدین حسن صغانی رحمہ اللہ کے انتقال کے بعد برصغیر میں علم حدیث سے بے توجہی کا دور شروع ہوا اور آہستہ آہستہ علم حدیث معدوم ہو گیا لوگوں میں شعر و شاعری، فن نجوم، فن ریاضی اور علوم دینیہ میں فقہ اور اصول فقہ کا رواج زیادہ ہو گیا اور یہ صورت حال عرصہ تک قائم رہی حدیث کو صرف تبرکاً پڑھایا جاتا تھا فقہ پر زیادہ انحصار تھا مسائل فقہ کی صحت کو کتاب وسنت سے جانچنا اور فقہی اجتہاد کو احادیث نبویہ سے تطبیق دینے کا طریقہ متروک ہو گیا تھا۔ (۱۲)

برصغیر میں علم حدیث کا آغاز:

برصغیر میں علم حدیث کے فروغ کا آغاز دسویں صدی ہجری ہے اور اس وقت مصر شام اور حجاز میں امام حدیث حافظ محمد بن عبدالرحمن سخاوی رحمہ اللہ (م ۹۰۲ھ) کے فضل وکمال کا آفتاب نصف النہار پر تھا اور امام سخاوی رحمہ اللہ نے مدینہ منورہ میں درس حدیث کا سلسلہ شروع کر کے نور علی نور کا مرتبہ حاصل کر لیا تھا۔

حافظ سخاوی رحمہ اللہ کے تلامذہ:

امام حدیث حافظ سخاوی رحمہ اللہ کے جن تلامذہ نے برصغیر (پاک وہند) میں علم حدیث کی شمع روشن کی ان میں سب سے پہلے مولانا محمد داؤد بن راجح رحمہ اللہ (م ۹۰۲ھ) کا نام آتا ہے یہ ۸۹۲ھ میں امام سخاوی رحمہ اللہ کے حلقہ درس میں شامل ہوئے اور ان سے حدیث کی سند حاصل کی اور فراغت کے بعد احمد آباد آکر حدیث کی تدریس شروع کی اور اپنے

انتقال ۹۰۲ھ تک وہ حدیث کی تدریس میں مصروف رہے۔ (۱۳)

مولانا محمد داؤد بن راجح رحمۃ اللہ علیہ کے بعد مولانا وجیہ الدین بن محمد مالکی رحمۃ اللہ علیہ نے حدیث کی تدریس اور اس کی نشرواشاعت میں قابل قدر خدمات انجام دیں انہوں نے گجرات میں خوب علم حدیث پھیلایا اور سلطان گجرات ان کی بہت قدر اور تعظیم کرتا تھا اس نے آپ کو ملک البحرین کا خطاب عطا کیا۔ ۹۲۹ھ میں آپ کا انتقال ہوا۔ (۱۴)

ان کے علاوہ حافظ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ کے جن دوسرے تلامذہ نے برصغیر پاک وہند میں علم حدیث کی نشرواشاعت اور درس وتدریس میں نمایاں خدمات انجام دیں وہ درج ذیل حضرات تھے۔

مولانا علاؤ الدین گجراتی رحمۃ اللہ علیہ (م ۹۴۹ھ)

سید رفیع الدین صفوی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ (م ۹۵۴ھ)

مولانا عبدالمالک عباسی رحمۃ اللہ علیہ (م ۹۷۷ھ) یہ ایک واسطہ سے حافظ سخاوی کے شاگرد تھے۔ (۱۵)

حافظ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ کے بعد:

امام حدیث حافظ محمد بن عبدالرحمٰن سخاوی رحمۃ اللہ علیہ (م ۹۰۲ھ) کے انتقال کے بعد حافظ ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ مصنف صواعق محرقہ مسند تحدیث پر فائز ہوئے یہ ابوالحسن بکری رحمۃ اللہ علیہ کے خاص تلامذہ میں سے تھے۔ ۹۷۳ھ میں ان کا انتقال ہوا انہوں نے حدیث کی تدریس اور اس کی نشرواشاعت میں نمایاں خدمات انجام دیں اور ان سے بے شمار علمائے کرام نے اکتساب فیض کیا تفسیر، حدیث، فقہ اور دوسرے علوم اسلامیہ پر ان کو کامل عبور تھا۔

حافظ ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کے تلامذہ:

حافظ ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کے تلامذہ نے بھی حدیث کی تدریس اور اس علم کی نشرو اشاعت میں کارہائے نمایاں سرانجام دیے ان کے تلامذہ میں ایک میر سید عبدالاول جون پوری رحمۃ اللہ علیہ تھے انکو بیرم خاں نے خصوصی طور پر گجرات سے دہلی بلوایا اور دہلی میں آپ نے درس حدیث کا سلسلہ شروع کیا ۹۶۵ھ میں وفات پائی۔(۱۶)

حافظ ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کے ایک اور شاگرد علامہ شیخ یعقوب کشمیری رحمۃ اللہ علیہ تھے جو ۹۷۸ھ میں پیدا ہوئے۔۲۶ سال کی عمر میں ۱۰۰۳ھ میں وفات پائی۔امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۰۳۴ھ) نے حدیث کا فیض انہی سے پایا۔(۱۷)

شیخ علی متقی رحمۃ اللہ علیہ:

شیخ علی بن حسام الدین بن عبدالملک رحمۃ اللہ علیہ حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کے خاص تلامذہ میں سے تھے۔۸۸۵ھ میں برہان پور (دکن) میں پیدا ہوئے پہلے علوم اسلامیہ کی تحصیل اپنے وطن میں کی اور بعدازاں ملتان آکر شیخ حسام الدین متقی رحمۃ اللہ علیہ سے علوم ظاہر و باطن میں تکمیل کی ۹۵۲ھ میں حرمین شریفین تشریف لے گئے اس وقت ان کی عمر ۶۷ برس تھی اور وہاں آپ نے مستقل سکونت اختیار کر لی۔

علامہ عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ (م ۹۷۴ھ) اور علامہ آزاد بلگرامی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کی حرمین شریفین میں مستقل سکونت کے بارے میں اپنی اپنی کتابوں میں ذکر کیا ہے۔(۱۸)

شیخ علی متقی نے ۲ جمادی الاولی ۹۷۵ کو ۹۰ سال کی عمر میں مکہ معظمہ میں انتقال کیا۔خدمت حدیث میں شیخ علی متقی رحمۃ اللہ علیہ نے جو کتابیں مرتب فرمائیں ان کے نام یہ ہیں،

۱. کنز العمال فی سنن الاقوال۔

٢۔ منهج العمال فی سنن الاقوال ۔

٣۔ غاية العمال فی سنن الاقوال ۔

٤۔ مستدرك العمال فی سنن الاقوال ۔(١٩)

کنز العمال آپ کی مشہور کتاب ہے یہ کتاب آپ نے ۱۴ سال میں مکمل کی (۹۵۷ھ تا ۹۷۱ھ) یہ کتاب کتب حدیث میں دائرۃ المعارف کی حیثیت رکھتی ہے ۱۳۱۰ھ میں دائرۃ المعارف النظامیہ حیدر آباد دکن نے مولانا وحید الزمان حیدر آبادی (م ۱۳۳۸ھ) کی تصحیح و تنقیح سے شائع کی ۔ اب اس کو ادارہ نشر السنۃ ملتان نے دوبارہ شائع کیا ہے۔

محمد بن طاہر پٹنی رحمۃ اللہ علیہ:

شیخ محمد بن طاہر رحمۃ اللہ علیہ پٹن کے رہنے والے تھے یہ قصبہ احمد آباد کے قریب ہے اور بوہرا قوم سے تعلق رکھتے تھے ۔ ۹۱۳ھ میں پیدا ہوئے شیخ علی متقی رحمۃ اللہ علیہ کے ارشد تلامذہ میں سے تھے اور مکہ معظمہ جا کر ان سے فیض حاصل کیا تھا فراغت کے بعد کچھ عرصہ حجاز میں حدیث کا درس دیا بعد ازاں وطن واپس آ کر درس حدیث اور تصنیف و تالیف میں مشغول ہوئے۔

شیخ محمد بن طاہر رحمۃ اللہ علیہ حدیث میں صاحب کمال تھے اور حدیث میں ان کے علم و فضل کا شہرہ عالم اسلام میں بھی تھا حدیث کے علاوہ لغت اور عربی زبان میں کامل دستگاہ رکھتے تھے اور اپنے علمی کمال کی وجہ سے علم حدیث کی مفید خدمات انجام دیں انہوں نے صرف احادیث کی شرح و توضیح اور اس کی علمی خدمت ہی انجام نہیں دی بلکہ حدیث و سنت کی خدمت اور اس کے فروغ اور اشاعت بھی ان کی زندگی کا مقصد اولین تھا۔

علامہ آزاد بلگرامی فرماتے ہیں،

خادم حدیث نبوی و ناصر سنن مصطفوی است

حدیث نبوی کے خادم اور سنن مصطفی ﷺ کے معین و مددگار تھے۔(۲۰)

شیخ محمد بن طاہر ۹۸۶ھ میں شہادت سے سرفراز ہوئے۔(۲۱)

خدمت حدیث میں آپ نے درج ذیل کتابیں تصنیف کیں۔

١. چهل حديث

٢. حواشي صحيح بخاري

٣. حواشي صحيح مسلم

٤. حواشي مشكوة المصابيح

٥. تذكرة الموضوعات

٦. قانون الموضوعات

٧. مجمع بحار الانوار

مجمع بحار الانوار:

یہ کتاب ایک جامع لغت ہے جس میں قرآن مجید اور حدیث کے مشکل الفاظ کی لغوی تحقیق کی گئی ہے یہ کتاب بظاہر قرآن و حدیث کا لغت ہے مگر مصنف نے اس میں حدیثوں کو بھی نقل کر دیا ہے جن میں یہ الفاظ مذکور ہیں اس طرح یہ حل لغات کے علاوہ حدیثوں کی عمدہ شرح و تفسیر بھی ہے اس لحاظ سے علمائے فن نے اس کو صحاح ستہ کی شرح بھی کہا ہے۔

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ (م ۱۰۵۲ھ) فرماتے ہیں:

از آنجملہ کتاب ... مشکل شرح

صحاح ستہ است مسمّی مجمع البحار

ان کی تصنیفات میں ایک کتاب جو صحاح ستہ کی شرح کی ضامن ہے اس کا نام

مجمع البحار ہے۔(۲۲)

مجمع البحار پہلی دفعہ ۱۲۸۳ھ میں مطبع نولکشور لکھنو سے شائع ہوئی۔

دوسری بار ۱۳۸۷ھ/۱۹۶۷ء میں مولانا سید ابوالحسن علی ندوی مرحوم ومغفور کی سعی وکوشش سے دائرۃ المعارف العثمانیہ حیدرآباد دکن سے شائع ہوئی۔

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ:

علم حدیث اوراس کی نشرواشاعت کے لیے اللہ تعالی نے شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کو منتخب فرمایا انہوں نے دارالسلطنت دہلی میں مسند تدریس آراستہ فرمائی اوراپنی ساری کوشش اس علم کی نشرواشاعت میں صرف فرمائی ان کی ذات سے اوران کے علم سے اللہ کے بندوں کو بہت نفع پہنچا۔

شیخ عبدالحق دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نسلاً ترک تھے۔ ۹۵۸ھ میں دہلی میں پیدا ہوئے اور اپنے والد محترم سے تحصیل علم کے بعد مکہ معظّمہ جاکر شیخ عبدالوہاب متقی رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۰۰۱ھ) سے حدیث کی تعلیم حاصل کی بعدازاں واپس ہندوستان آئے اور حدیث کی تدریس کا سلسلہ شروع کیا اور ساری زندگی اس علم کی خدمت میں بسر کردی۔

حضرت محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے مختلف علوم وفنون پر ایک سو سے زیادہ کتابیں لکھیں حدیث اور متعلقات حدیث پر ان کی کئی ایک کتابیں ہیں۔

مشکوۃ المصابیح جو حدیث کی مشہور کتاب ہے اور داخل درس نظامی ہے اس کی دو شرحیں عربی وفارسی میں بنام لمعات التنقیح (عربی) اوراشعة اللمعات (فارسی) لکھیں ۱۰۵۲ھ میں دہلی میں انتقال کیا۔(۲۳)

شیخ عبدالحق دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا سلسلہ:

شیخ عبدالحق دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے بعد ان کے صاحبزادے شیخ نورالحق دہلوی رحمۃ اللہ علیہ ان کے جانشین ہوئے جو ۹۸۳ھ میں دہلی میں پیدا ہوئے علوم اسلامیہ کی تحصیل حضرت شیخ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ سے کی اور ۱۰۷۳ھ میں وفات پائی، خدمت حدیث میں ساری زندگی تدریس فرمائی۔

تصنیف میں صحیح بخاری کی شرح تیسرا لباری (فارسی) لکھی جو مطبوع ہے اور صحیح مسلم کی شرح منبع العلم کے نام سے لکھنی شروع کی جو مکمل نہ ہوسکی۔ (۲۴)

شیخ نورالحق دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے بعد ان کے صاحبزادہ حافظ فخر الدین رحمۃ اللہ علیہ انکے علمی وارث ہوئے انہوں نے اپنے والد کی شرح صحیح مسلم کی تکمیل کی اسکے علاوہ علامہ جزری رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب حصن حصین کی شرح بھی لکھی جو مطبع نولکشور لکھنو سے شائع ہوچکی ہے۔ (۲۵)

حافظ فخر الدین رحمۃ اللہ علیہ کے بعد انکے صاحبزادہ شیخ الاسلام محمد بن فخر الدین رحمۃ اللہ علیہ ان کے علمی وارث ہوئے یہ بڑے صاحب علم وصاحب ذوق تھے بادشاہ محمد شاہ کے عہد حکومت میں صدر الصدور کے عہدہ پر فائز رہے۔

خدمت حدیث میں صحیح بخاری کی شرح فارسی زبان میں دو جلدوں میں لکھی یہ شرح تیسیر الباری کے حاشیہ پر شائع ہوچکی ہے۔ (۲۶)

شیخ الاسلام محمد بن فخر الدین رحمۃ اللہ علیہ کے بعد ان کے صاحبزادہ مولانا سلام اللہ رحمۃ اللہ علیہ ان کے علمی وارث ہوئے یہ دہلی سے ترک سکونت کر کے رام پور چلے گئے اور محدث رام پوری کے نام سے معروف ہوئے ان کی ساری زندگی حدیث کی تدریس اور اس علم کی نشر واشاعت میں بسر ہوئی۔ تصنیف میں موطا امام مالک کی شرح بنام المحلی بحل اسرار الموطا (عربی) دو جلدوں میں لکھی، علاوہ ازیں صحیح بخاری اور شمائل ترمذی کا فارسی میں ترجمہ کیا اور اصول

حدیث پر بھی ایک رسالہ لکھا۔۱۳۲۹ھ/۱۸۱۴ء میں رام پور میں وفات پائی۔(۲۷)

شیخ نور الحق رحمۃ اللہ علیہ کے ایک نامور شاگرد:

شیخ نور الحق بن شیخ عبدالحق دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے تلامذہ میں ایک نامور فاضل سید مبارک محدث بلگرامی رحمۃ اللہ علیہ تھے علوم ظاہری و باطنی میں یگانہ اور تقوی و طہارت میں ممتاز زمانہ تھے۔(۲۸) علم حدیث میں وہ کمال پیدا کیا کہ علمائے اسلام نے ان کو قطب المحدثین کے لقب سے یاد کیا۔۱۰۳۳ھ میں پیدا ہوئے۔۱۰۶۴ھ میں علوم اسلامیہ کی تکمیل کی اور تکمیل کے بعد اپنی وفات ۱۱۱۵ھ تک حدیث کی تدریس اور اس کی نشر و اشاعت میں مصروف رہے۔(۲۹)

میر عبدالجلیل بلگرامی رحمۃ اللہ علیہ:

علامہ سید مبارک اللہ بلگرامی رحمۃ اللہ علیہ کے تلامذہ میں میر عبدالجلیل بلگرامی رحمۃ اللہ علیہ بڑے پایہ کے محدث تھے علوم اسلامیہ میں مکمل دسترس حاصل تھی۔آزاد بلگرامی آپ کے بارے میں لکھتے ہیں "علم حدیث از قطب المحدثین میر سید مبارک بلگرامی سند نمود بڑے خوش نویس تھے۔۶ ماہ میں صحیح بخاری نقل کی ۱۰۷۱ھ میں وفات پائی۔(۳۰)

غلام علی آزاد بلگرامی رحمۃ اللہ علیہ:

علامہ میر عبدالجلیل بلگرامی رحمۃ اللہ علیہ کے ارشد تلامذہ میں سے تھے یہ علامہ عبدالجلیل رحمۃ اللہ علیہ کے نواسے تھے انہوں نے علوم اسلامیہ کی تحصیل اپنے نانا سے کی اور بعد ازاں حجاز جا کر علامہ محمد حیات سندھی رحمۃ اللہ علیہ سے حدیث کی تعلیم حاصل کی، تصنیف میں خدمت حدیث کے سلسلہ میں صحیح بخاری کی شرح ضوء الداری لکھنی شروع کی جو نا تمام رہی اس کا قلمی نسخہ محی السنہ مولانا سید نواب صدیق حسن خاں رحمۃ اللہ علیہ (م۱۳۰۷ھ) نے جب وہ حج بیت اللہ کے لیے تشریف لے گئے تھے مکہ معظمہ میں دیکھا تھا ضوء الداری کے مقدمہ کی چند سطریں نواب صاحب

نے اپنی کتاب الحطه فی ذکر الصحاح الستہ میں نقل کی ہیں۔(۳۱)

علامہ آزاد بلگرامی رحمہ اللہ ۱۱۱۰ھ میں پیدا ہوئے اور ۱۲۰۰ھ میں وفات پائی۔(۳۲)

شیخ محمد افضل سیالکوٹی رحمہ اللہ:

برصغیر پاک وہند میں حدیث نبوی ﷺ کی نشر واشاعت میں گرانقدر خدمات انجام دینے والوں میں شیخ محمد افضل سیالکوٹی رحمہ اللہ بھی شامل ہیں ان کا شمار ان علمائے کرام میں ہوتا ہے جنہوں نے اپنی ساری زندگی حدیث کی تدریس واشاعت میں بسر کردی آپ نے شیخ عبدالواحد بن محمد سعید سرہندی رحمہ اللہ سے جملہ علوم اسلامیہ کی تحصیل کی اوران کا شمار شیخ عبدالواحد رحمہ اللہ کے ارشد تلامذہ میں ہوتا ہے شیخ عبدالواحد رحمہ اللہ سے تحصیل علم کے بعد آپ حجاز تشریف لے گئے اور وہاں آپ نے شیخ سالم مکی بن عبداللہ بصری رحمہ اللہ سے مزید اس فن (حدیث) کو حاصل کیا اور اس کے بعد واپس ہندوستان آئے اور دہلی میں درس حدیث کی مسند بچھائی۔(۳۳)

آپ کا نکاح حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمہ اللہ کی بڑی صاحبزادی سے ہوا جس سے دو بیٹے مولانا محمد اسحاق رحمہ اللہ اور مولانا شاہ محمد یعقوب رحمہ اللہ پیدا ہوئے آپ کا سن ولادت معلوم نہیں ہوسکا۔۱۱۴۶ھ میں دہلی میں وفات پائی۔(۳۴)

امام ربانی مجدد الف ثانی رحمہ اللہ:

فن حدیث کی اشاعت اور خدمت کرنے والوں میں امام ربانی مجدد الف ثانی المعروف شیخ احمد سرہندی رحمہ اللہ بھی شامل ہیں۔آپ ۹۷۱ھ میں پیدا ہوئے ابتدائی تعلیم اور دیگر علوم اسلامیہ کی تحصیل اپنے والد شیخ عبدالواحد رحمہ اللہ سے کی۔حدیث کی تحصیل اپنے والد کے ممتاز شاگرد شیخ محمد افضل سیالکوٹی رحمہ اللہ سے کی علاوہ ازیں شیخ یعقوب کشمیری رحمہ اللہ(م ۱۰۰۳ھ)

سے بھی استفادہ کیا۔فن حدیث میں ایک اربعین یعنی چالیس حدیثوں کا ایک مجموعہ مرتب کیا یہ رسالہ مطبوع ہے۔

علامہ سید سلیمان ندوی رحمہ اللہ (م ۱۹۵۳ء) لکھتے ہیں کہ فن حدیث میں ایک اربعین یعنی چالیس حدیثوں کا مجموعہ آپ کی تالیف ہے جو عام طور پر چھپا ہوا ملتا ہے اس کے علاوہ جس نے آپ کے مکتوبات کا مطالعہ کیا ہے وہ شہادت دے گا کہ آپ کا پایہ علم حدیث میں کتنا بلند تھا لیکن حضرت مجدد الف ثانی رحمہ اللہ کا اصل کارنامہ یہ نہیں ہے کہ وہ درس حدیث کی مسند بچھا کر بیٹھے بلکہ یہ ہے کہ انہوں نے علی الاعلان دربار شاہی کے بدعات ومنکرات کے خلاف بغاوت کی اور اس کی سزا (قید) خوشی خوشی برداشت کی۔اہل سنت جو شاہی اثر سے شیعیت میں جذب ہورہے تھے ان کو دلائل کے زور سے اور دلی ہمت کی قوت سے باہر نکالا، عامیانہ تصوف جو سنت کے مسلک سے کوسوں دور ہو گیا تھا اس کو جادہ شریعت کے قریب لائے اور شریعت وطریقت کی قلمی ولسانی جنگ جو پانچویں صدی ہجری کے شروع سے اب تک قائم تھی اس کو مصالحت سے بدل دیا اور صوفیا اور فقہاء کی ۶۰۰ برس کی باہمی دست وگریبانی کا خاتمہ ہوا اور مدرسہ وخانقاہ کی باہمی آویزش انجام کو پہنچی۔علماء کو صحیح تصوف سے اور صوفیا کو مسلک سنت سے آشنا کیا اور ہر ایک فرقہ نے دوسرے کو نوید بشارت دی کہ:

للہ الحمد بیان من داد صلح فتاد

حضرت مجدد رحمہ اللہ نے اپنی تعلیم کی بنیاد اتباع سنت پر رکھی اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوا کہ علم حدیث اور شمائل کی طرف لوگوں کی توجہ زیادہ مبذول ہوگئی۔(۳۵)

حضرت امام ربانی رحمہ اللہ نے ۱۰۳۴ھ میں سرہند میں وفات پائی۔

شیخ محمد فاخر زاہر الہ آبادی رحمہ اللہ:

فن حدیث کی خدمت اور اس کی نشر واشاعت میں شیخ محمد فاخر زاہر الہ آبادی بھی

شامل ہیں ان کا شمار علامہ محمد حیات سندھی رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۰۶۳ھ) کے ارشد تلامذہ میں ہوتا ہے۔ انہوں نے اپنی ساری زندگی علم حدیث کی نشر واشاعت میں صرف کردی، شیخ فاخر رحمۃ اللہ علیہ بڑے ذی علم اور متبع سنت تھے۔

تصنیف میں قرۃ العنین فی اثبات رفع الیدین اور نور السنۃ ان کی مشہور کتابیں ہیں۔ ۱۰۶۳ھ میں برہان پور میں وفات پائی۔ (۳۷)

شیخ نور الدین احمد آبادی رحمۃ اللہ علیہ

شیخ نور الدین بن محمد صالح رحمۃ اللہ علیہ احمد آباد کے رہنے والے تھے۔ ۱۰۴۶ھ میں پیدا ہوئے، بڑے ذی علم اور صاحب ذوق عالم تھے، حدیث پر ان کی نظر وسیع تھی۔ صوفیانہ مذاق رکھتے تھے، صاحب تصانیف کثیرہ تھے خدمت حدیث میں ان کی مشہور تصنیف نور القاری شرح صحیح بخاری ہے۔ ۱۱۵۵ھ میں وفات پائی۔ (۳۸)

شاہ ولی اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ:

برصغیر (پاک وہند) میں حدیث کی اشاعت اور اس کی خدمت میں حکیم الاسلام حضرت شاہ ولی اللہ بن شاہ عبد الرحیم رحمۃ اللہ علیہ کی خدمات جلیلہ سنگ میل کی حیثیت رکھتی ہیں۔ ۱۱۴۵ھ میں جب آپ حجاز سے واپس آئے۔ تو اپنی پوری زندگی ترویج حدیث اور اشاعت سنت میں صرف کردی۔ درس، تدریس اور وعظ و تبلیغ کے علاوہ انہوں نے خصوصیت کے ساتھ تصنیف وتالیف پر توجہ دی، متعدد کتابیں حدیث اور متعلقات حدیث پر تصنیف کیں۔

حدیث پر انکی دو کتابیں المسوّی من احادیث الموطا (عربی) اور المصفی (فارسی) بہت زیادہ مشہور ہیں۔ یہ دونوں کتابیں موطا امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی شروحات ہیں۔

علاوہ ازیں ان کے شرح تراجم ابواب بخاری (عربی) اور حجۃ اللہ البالغہ جیسی

بے نظیر اور عدیم المثال کتاب رقم فرمائی۔

درس ،تدریس کے ذریعہ خدمت حدیث آپ کا شاندار کارنامہ ہے آپ کے درس سے بے شمار لوگ مستفیض ہوئے ،اور آپ کی کامیاب کوششوں سے بدعات اور محدثات کا خاتمہ ہوا،آپ مسائل فقہ کا فیصلہ کتاب وسنت کی روشنی میں فرماتے اور صرف انہی اقوال کو قبول فرماتے جن کو کتاب وسنت کے موافق پاتے اور جن مسائل کو کتاب وسنت کے موافق نہیں پاتے تھے ان کو رد فرماتے خواہ کسی امام کا قول ہو۔ (۳۹)

حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی زندگی کے پورے ۳۰ سال خدمت حدیث گزارے سن ۱۱۱۴ھ میں پیدا ہوئے اور ۱۱۷۶ھ میں آپ نے دہلی میں وفات پائی۔ (۴۰)

شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کی اولادِ امجاد:

حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کے چار صاحبزادے تھے۔

شاہ عبدالعزیز دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۲۳۹ھ)

شاہ رفیع الدین دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۲۳۳ھ)

شاہ عبدالقادر دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۲۳۰ھ)

شاہ عبدالغنی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۲۲۷ھ)

شاہ عبدالعزیز دہلوی رحمۃ اللہ علیہ:

شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ ۱۱۵۹ھ/۱۷۴۵ء میں پیدا ہوئے۔ ۱۵ سال کی عمر میں تمام مروجہ علوم سے فارغ ہوئے اور اس کے بعد اپنے آبائی مدرسہ رحیمیہ میں درس وتدریس پر مامور ہوئے اور ساری زندگی حدیث کی تدریس فرماتے رہے اس کے ساتھ اپنے والد کے شروع کیے ہوئے کاموں کی تکمیل کی۔ علم حدیث اور سنت کو فروغ دیا،شیعہ کی تردید میں تحفہ

اثنا عشریہ جیسی لاجواب کتاب لکھی، قرآن مجید کی تفسیر بنام تفسیر عزیزی لکھی، محدثین اور کتب حدیث کے حالات و تعارف میں بستان المحدثین تالیف کی، اصول حدیث میں عجالہ نافعہ جیسی بے نظیر کتاب رقم فرمائی اور اپنے تلامذہ کا ایک وسیع حلقہ چھوڑا۔ ۱۲۳۹ھ/ ۱۸۲۲ء کو دہلی میں وفات پائی۔ (۴۱)

شاہ رفیع الدین دہلوی رحمہ اللہ

شاہ رفیع الدین رحمہ اللہ ۱۱۶۳ھ/ ۱۷۴۹ء کو دہلی میں پیدا ہوئے علوم اسلامیہ کی تحصیل اپنے والد شاہ ولی اللہ دہلوی رحمہ اللہ سے کی تمام عمر حدیث کا درس دیا اور خدمت حدیث میں متعدد رسائل رقم فرمائے۔ ۱۲۳۳ھ/ ۱۸۱۸ء کو انتقال کیا۔ (۴۲)

شاہ عبدالقادر دہلوی رحمہ اللہ

شاہ عبدالقادر دہلوی رحمہ اللہ ۱۱۶۰ھ/ ۱۷۵۳ء کو دہلی میں پیدا ہوئے۔ علوم اسلامیہ کی تحصیل اپنے والد شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ اور اور برادر بزرگ شاہ عبدالعزیز دہلوی رحمہ اللہ سے کی۔ فراغت کے بعد ساری زندگی حدیث کی تدریس فرماتے رہے تفسیر، حدیث اور فقہ میں ان کو ید طولیٰ حاصل تھا، ان کا سب سے بڑا علمی کارنامہ قرآن مجید کا با محاورہ ترجمہ ہے۔ ۱۲۳۰ھ/ ۱۸۱۵ء کو دہلی میں انتقال کیا۔ (۴۳)

شاہ عبدالغنی دہلوی رحمہ اللہ:

شاہ عبدالغنی رحمہ اللہ ۱۱۷۰ھ/ ۱۷۵۶ء کو پیدا ہوئے تعلیم کا آغاز اپنے والد شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ سے کیا۔ سات سال کے تھے کہ ان کے والد محترم نے وفات پائی، اس لیے آپ نے علوم اسلامیہ کی تحصیل اپنے برادران بزرگ شاہ عبدالعزیز دہلوی رحمہ اللہ اور شاہ رفیع الدین دہلوی رحمہ اللہ سے کی فراغت کے بعد درس و تدریس کا سلسلہ شروع کیا اور زندگی بھر حدیث کی تدریس فرماتے رہے۔ ۱۲۲۷ھ/ ۱۸۱۲ء میں اس جہان فانی سے منہ موڑ کر عالم

جاودانی کی راہ لی۔ (۴۴)

شاہ عبدالعزیز دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے تلامذہ:

شاہ ولی اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے فیض کو اللہ تعالیٰ نے سب سے زیادہ انکے بڑے صاحبزادے شاہ عبدالعزیز دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے ذریعہ عام کیا بہت سے مشاہیر اور نامور علمائے کرام ان کے حلقہ درس سے مستفیض ہوئے جن میں قابل ذکر آپ کے داماد مولانا عبدالحی بڈہانوی رحمۃ اللہ علیہ ۱۲۴۳ھ اور بھتیجے مولانا شاہ اسماعیل شہید دہلوی رحمۃ اللہ علیہ ۱۲۴۶ھ اور دونوں نواسے مولانا شاہ محمد اسحاق دہلوی رحمۃ اللہ علیہ ۱۲۶۲ھ اور مولانا شاہ محمد یعقوب دہلوی رحمۃ اللہ علیہ ۱۲۷۲ھ ہیں۔ (۴۵)

مولانا شاہ اسماعیل شہید دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے علم حدیث کی نشر واشاعت اور اس کی خدمت میں جو حصہ لیا اس کی مثال تاریخ میں ملنی مشکل ہے انہوں نے فن حدیث کو تمام دوسرے علوم پر واضح طور پر فوقیت دی اور ان کا علم حدیث اہل روایت کے مطابق تھا۔

حضرت شاہ شہید رحمۃ اللہ علیہ نے خدمت حدیث میں تنویر العینین فی اثبات رفع الیدین (عربی) لکھی اس کتاب میں حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اثبات رفع الیدین کے علاوہ فاتحہ خلف الامام، آمین بالجہر اور تقلید شخصی کی تردید کی طرف بھی اشارات فرمائے تھے۔ (۴۶)

حضرت شاہ اسماعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ حضرت شاہ عبدالغنی رحمۃ اللہ علیہ کے بیٹے تھے۔ ۱۱۹۳ھ/ ۱۷۷۰ء میں دہلی میں پیدا ہوئے اور ۱۲۴۶ھ/۱۸۳۱ء کو بالاکوٹ میں شہادت سے سرفراز ہوئے۔

بنا کردند خوش رسمے بخاک و خون غلطیدن
خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

مولانا شاہ محمد اسحاق دہلوی رحمۃ اللہ علیہ حضرت شاہ عبدالعزیز دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے نواسے تھے

اور شیخ محمد افضل سیالکوٹی رحمہ اللہ کے بڑے صاحبزادے تھے آپ نے علوم دینیہ کی تحصیل اپنے نانا حضرت شاہ عبدالعزیز دہلوی رحمہ اللہ سے کی اور مدت مدید حضرت شاہ عبدالعزیز رحمہ اللہ کی خدمت میں رہ کر فن حدیث میں کمال پیدا کیا اور اپنی ساری زندگی حدیث کی تدریس اور اس کی نشر واشاعت میں بسر کردی۔ آپ کے تلامذہ کی فہرست طویل ہے مشہور تلامذہ میں مولانا احمد علی سہارنپوری رحمہ اللہ (م ۱۲۹۷ھ) مولانا مفتی عبدالقیوم بن مولانا عبدالحی بڈھانوی (م ۱۲۹۹ھ) مولانا قاری عبدالرحمان انصاری پانی پتی رحمہ اللہ (م ۱۳۱۸ھ) مولانا سید عالم علی مرادآبادی رحمہ اللہ (م ۱۲۰۵ھ) اور مولانا سید محمد نذیر حسین محدث دہلوی رحمہ اللہ (م ۱۳۲۰ھ) قابل ذکر ہیں۔

تصنیف میں مسائل اربعین، مائۃ مسائل، تذکرۃ القیام اور ترجمہ مشکوۃ المصابیح آپ کی کتابیں ہیں۔

آپ ۱۱۹۲ھ/۱۷۷۹ء دہلی میں پیدا ہوئے اور ۱۲۶۲ھ/۱۸۴۶ء مکہ معظمہ میں وفات پائی اور جنت المعلی میں دفن ہوئے۔ (۴۷)

باب (۲)

شیخ الکل سید محمد نذیر حسین محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

شیخ الکل مولانا سید محمد نذیر حسین محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے ۶۲ سال تک درس وآفادہ کی مسند بچھائی اور آپ کے علم سے اہل عرب وعجم کی ایک بڑی تعداد نے فائدہ اٹھایا برصغیر میں حدیث کی امامت آپ پر ختم ہے۔

آپ ۱۲۲۰ھ/۱۸۰۵ء کو صوبہ بہار کے ضلع سورج گڑھ کے قصبہ مونگیر میں پیدا ہوئے۔اور ۱۳۲۰ھ/۱۹۰۲ بمقام دہلی وفات پائی۔

تلامذہ:

آپ کی تلامذہ نے کتاب وسنت کی اشاعت،شرک وبدعت کی تردید وتوبیخ اور ادیان باطلہ اور باطل افکار ونظریات کی تردید کے لیے جو ذرائع استعمال کیے وہ درج ذیل ہیں۔

:۱ درس وتدریس۔

:۲ دعوت وتبلیغ۔

:۳ تصوف کی راہوں سے آئی ہوئیں بدعات کی تردید اور صحیح اسلامی زہد وعبادت اور احادیث کا درس۔

:۴ تصنیف وتالیف۔

:۵ باطل افکار ونظریات کی تردید اور دین اسلام اور مسلک حق کی تائید۔

:۶ تحریک جہاد۔

درس وتدریس:

حضرت میاں صاحب کے جن تلامذہ نے درس وتدریس کے ذریعہ دین اسلام کی اشاعت اور کتاب وسنت کی ترقی وترویج میں حصہ لیا اور اپنی زندگیاں درس تدریس میں صرف کردیں ان میں مولانا حافظ عبدالمنان وزیر آبادی رحمہ اللہ (م ۱۳۳۴ھ) مولانا حافظ عبداللہ غازی پوری رحمہ اللہ (م ۱۳۳۷ھ) مولانا سید امیر حسن سہسوانی رحمہ اللہ (م ۱۲۹۱ھ) مولانا سید امیر احمد سہسوانی رحمہ اللہ (م ۱۳۰۶ھ) مولانا محمد بشیر سہسوانی رحمہ اللہ (م ۱۳۲۶ھ) مولانا عبدالوہاب صدری دہلوی رحمہ اللہ (م ۱۳۵۱ھ) مولانا احمد اللہ محدث پرتاب گڑھی (م ۱۳۶۲ھ) مولانا عبدالجبار عمر پوری رحمہ اللہ (م ۱۳۳۴ھ) مولانا سید عبدالاول غزنوی (م ۱۳۱۳ھ) مولانا عبد الغفور غزنوی رحمہ اللہ (۱۹۳۵ء) مولانا عبد الرحیم غزنوی رحمہ اللہ (م ۱۳۴۴ھ) مولانا عبد الرحمان مبارکپوری (م ۱۳۵۳ھ) مولانا عبدالسلام مبارکپوری (م ۱۳۴۲ھ) مولانا ابوسعید شرف الدین دہلوی رحمہ اللہ (م ۱۳۸۱ھ) مولانا سید شریف حسین دہلوی رحمہ اللہ (م ۱۳۰۴ھ) مولانا حافظ ابراہیم آروی رحمہ اللہ (م ۱۳۱۹ھ) اور مولانا محمد سعید محدث بنارسی رحمہ اللہ (م ۱۳۲۲ھ) وغیرہم تھے، جنہوں نے ساری زندگی درس وتدریس کا مشغلہ جاری رکھا۔

دعوت وتبلیغ:

دعوت وتبلیغ میں حضرت میاں صاحب کے جن تلامذہ نے نمایاں کردار ادا کیا اور تحریک اصلاح وتجدید کی آبیاری کی اور پورے برصغیر کو تگ وتاز کا مرکز بنایا ان میں حافظ ابراہیم آروی رحمہ اللہ (م ۱۳۱۹ھ) مولانا عبدالعزیز رحیم آبادی رحمہ اللہ (م ۱۳۳۶ھ) مولانا سلامت اللہ جے راج پوری رحمہ اللہ (م ۱۳۲۲ھ) مولانا عبدالحمید سوہدروی رحمہ اللہ (م ۱۳۳۰ھ) مولانا عبدالغفار مہدانوی رحمہ اللہ (م ۱۳۱۵ھ) مولانا عبدالواحد غزنوی رحمہ اللہ (م ۱۹۳۰ء) اور

مولانا عبدالرحیم بنگالی رحمہ اللہ تھے جنہوں نے دعوت وتبلیغ میں اپنی زندگیاں صرف کردیں۔ (۱)

بدعات کی تردید اور صحیح اسلامی روحانیت کا درس:

حضرت شیخ الکل سید نذیر حسین محدث مرحوم ومغفور کے جن تلامذہ نے تصوف و سلوک کی راہوں سے آئی ہوئی بدعات کی تردید کرتے ہوئے صحیح اسلامی زہد وعبادت اور روحانیت کا درس دیا اور مدتوں عوام وخواص کی تربیت کرتے رہے اور خلاف شریعت امور سے لوگوں کو آگاہ کرتے رہے ان میں مولانا سید عبداللہ غزنوی رحمہ اللہ (م ۱۲۹۸ھ) مولانا عبدالجبار غزنوی رحمہ اللہ (م ۱۳۳۱ھ) مولانا حافظ محمد بن بارک لکھوی رحمہ اللہ (م ۱۳۱۱ھ) مولانا شاہ عین الحق پھلواروی رحمہ اللہ (م ۱۳۲۳) مولانا غلام رسول قلعوی رحمہ اللہ (م ۱۲۹۱ھ) اور مولانا غلام نبی الربانی سوہدروی رحمہ اللہ (م ۱۳۴۸ھ) شامل ہیں۔ (۲)

تصنیف وتالیف:

تصنیف وتالیف میں حضرت میاں صاحب کے جن تلامذہ نے خدمت حدیث میں گرانقدر خدمات انجام دیں ان کی تفصیل درج ذیل ہے

1 عبدالتواب محدث ملتانی رحمہ اللہ (م ۱۳۶۶ھ)

۱. ترجمہ صحیح بخاری۔ (۷ پارے)

۲. ترجمہ و حواشی بلوغ المرام من ادلۃ الاحکام۔

۳. تعلیق حاشیہ صحیح مسلم لابی مسلم السندی۔

٤. تعلیق مشکوۃ المصابیح۔

٥. تعلیق المصنف لابن ابی شیبہ۔

٦. تعلیق عون المعبود شرح سنن ابی دائود۔

2 ابوسعید شرف الدین محدث دہلوی رحمہ اللہ (م ۱۳۸۱ھ)

۷۔ تخریج آیات الجا مع الصحیح البخاری۔

۸۔ شرح سنن ابن ماجه۔

۹۔ تنقیح الرواة فی تخریج احادیث المشکوة(نصف ثانی)۔

۱۰۔ نصب الرایه فی تخریج احادیث الهدایه۔

3 رفیع الدین شکرانوی بہاری رحمہ اللہ (م ۱۳۳۷ھ)

۱۱۔ رحمة الودود علی رجال سنن ابی دائود۔

4 سید احمد حسن دہلوی رحمہ اللہ (م ۱۳۳۸ھ)

۱۲۔ تنقیح الرواة فی تخریج احادیث المشکوة(نصف اول)۔

۱۳۔ حواشی بلوغ المرام من ادلة الاحکام۔

5 عبدالعزیز صمدنی فرخ آبادی رحمہ اللہ (م ۱۳۴۱ھ)

۱٤۔ شرح صحاح سته۔

۱۵۔ موضوعات حدیث۔

۱٦۔ ترجمه صحیح مسلم۔

6 شمس الحق ڈیانوی عظیم آبادی رحمہ اللہ (م ۱۳۲۹ھ)

۱۷۔ غایة المقصود فی حل سنن ابی دائود(۳۲ جلد)۔

۱۸۔ عون المعبود علی سنن ابی دائود(٤ جلد)۔

۱۹۔ التعلیق المغنی علی سنن دار قطنی(۲ جلد)۔

۲۰۔ تعلیقات علی اسعاف المبطا برجال الموطا۔

۲۱۔ تعلیقات علی سنن نسائی۔

۲۲. رفع الا لتباس علی بعض الناس۔

۲۳. غنية الامعی۔

۲٤. النجم الو هاج فی شرح مقدمه الصحیح المسلم بن الحجاج۔

۲٥. هدية اللوذعی بنكات الترمذی۔

7 الٰہی بخش براکڑی رحمہ اللہ (م۱۳۴۴ھ)

۲٦. نجات المومنين فی حفظ الاربعين۔

۲۷. شرح حديث ام زرع۔

8 بدیع الزمان حیدرآبادی رحمہ اللہ (م۱۳۰۴ھ)

۲۸. ترجمه جامع ترمذی۔

۲۹. ترجمه سنن ابن ماجه۔

9 عبدالرحمان محدث مبارکپوری رحمہ اللہ (م۱۳۵۳ھ)

۳۰. تحفة الا حوذی شرح جامع ترمذی۔

۳۱. مقدمه تحفة الاحوذی۔

۳۲. شرح كتاب العلل ترمذی۔

10 حافظ عبداللہ محدث غازی پوری رحمہ اللہ (م۱۳۳۷ھ)

۳۳. البحر المواج شرح مقدمه صحيح مسلم بن الحجاج۔

11 وحیدالزمان حیدرآبادی رحمہ اللہ (م۱۳۳۸ھ)

۳٤. احسن الفوائد فی تخريج احاديث شرح العقائد۔

۳٥. تيسير البارى ترجمه صحيح بخارى(مكمل)۔

۳٦. تسهيل القارى ترجمه صحيح بخارى مع الشر حين فتح البارى،

ارشاد الساری،و نیل الاوطار (۵پارے)۔

۳۷. المعلم ترجمه صحیح مسلم۔

۳۸. الهدی المحمود ترجمه سنن ابی دائود۔

۳۹. روض الربی من ترجمه المجتبیٰ (سنن نسائی)۔

۴۰. جائزه الشعوزی ترجمه جامع ترمذی۔

۴۱. رفع العجاجه ترجمه سنن ابن ماجه۔

۴۲. اصلاح الهد ایه و تصیح الر وایه(۶ جلد)۔

۴۳. اشراق الابصار تخریج نور الانور۔

۴۴. تصیح کنز العمال از شیخ علی متقی جو ن پوری۔

12 عبدالعزیز رحیم آبادی رحمہ اللہ (م۱۳۳۶ھ)

۴۵. سواء الطریق (۴ جلد) اس میں مشکوۃ المصابیح سے بخاری ومسلم کی حدیثوں کو الگ کرکے اُن کا ترجمہ وتشریح کی گئی ہے۔

13 ابوالمکارم محمد علی مئوی رحمہ اللہ (م۱۳۵۲ھ)

۴۶. اقامة الدلائل عن سماع علقمه عن ابیه وائل۔

14 حافظ ابراہیم آروی رحمہ اللہ (م۱۳۲۲ھ)

۴۷. طریق النجاة فی ترجمه الصحاح من المشکوة(۴ جلد)۔

۴۸. ترجمه ادب المفر د للبخاری۔

15 ابوالوفا ثناءاللہ امرتسری رحمہ اللہ (م۱۳۶۷ھ)

۴۹. اربعین ثنائیه ۔

۵۰. مائة ثنائیه ۔

16 ابوالقاسم سیف بنارسی رحمہ اللہ (م ۱۳۶۹ھ)

۵۱. لؤلؤ شرح حدیث ام زرع۔

۵۲. حصول المرام۔

۵۳. اربعین محمدی۔

17 عبدالوہاب صدری دہلوی رحمہ اللہ (م ۱۳۵۱ھ)

۵۴. حواشی مشکوۃ المصابیح۔

18 حافظ ابوالحسن محمد سیالکوٹی رحمہ اللہ (م ۱۳۲۵ھ)

۵۵. فیض الباری ترجمہ صحیح بخاری مکمل۔

۵۶. فیض الاثار ترجمہ کتاب الاثار۔

۵۷. اکمال فی ترجمہ اسماء الرجال۔

۵۸. ترجمہ مشکوۃ المصابیح۔

۵۹. تلخیص الصحاح ترجمہ تیسیرا لوصول جلد پنجم، ششم۔

19 سید عبدالاول غزنوی رحمہ اللہ (م ۱۳۱۳ھ)

۶۰. نصرت الباری ترجمہ صحیح بخاری۔

۶۱. انعام المنعم ترجمہ صحیح مسلم۔

۶۲. الرحمۃ المهداۃ ترجمہ مشکوۃ۔

۶۳. ترجمہ ریاض الصالحین از امام نووی رحمہ اللہ

20 ابو یحییٰ محمد شاہجہان پوری رحمہ اللہ (م ۱۳۳۸ھ)

۶۴. تعلیقات سنن نسائی۔

21 امیر علی لکھنوی رحمہ اللہ (م ۱۳۳۷ھ)

٦٥. ترجمه وشرح صحيح بخاری ۔

22 احمد اللہ محدث پرتاب گڑھی رحمہ اللہ (م۱۳۶۲ھ)

٦٦. تخريج زيلعي ۔ (اس میں ہدایہ کی احادیث کی صحت وضعف پر بڑی محققانہ اور جامع بحث کی گئی ہے۔

23 سید عبدالغفور غزنوی رحمہ اللہ (م۱۹۳۵ء)

٦٧. مشكوة الانوار تسهيل مشارق الانوار ۔

٦٨. ترجمه و حواشی رياض الصالحين ۔

٦٩. ترجمه و حواشی بلوغ المرام من ادلة الاحكام ۔

24 عبدالغفار مہدانوی رحمہ اللہ (م۱۳۱۵ھ)

٧٠. ترجمه ادب المفرد از امام بخاریؒ

25 عبدالحمید سوہدروی رحمہ اللہ (م۱۳۳۰ھ)

٧١. ترجمه وشرح عمدة الاحكام عن سيد الانام از شيخ تقى الدين ابى عبدالله محمد بن عبدالغنى بن عبدالواحد بن سرور الجماعيلى (م٦١٠هـ).

26 ابوسعید محمد حسین بٹالوی رحمہ اللہ (م۱۳۳۸ھ)

٧٢. منح البارى فى ترجيح البخارى (٣)۔

27 محمد ابراہیم میر سیالکوٹی رحمہ اللہ (م۱۳۷۵ھ)

٧٣. عون البارى لحل عوليصات البخارى (٤).

باطل افکار و نظریات کی تردید:

باطل افکار و نظریات کی تردید اور مسلک حق کی تائید و اشاعت میں حضرت شیخ الکل مولانا سید محمد نذیر حسین محدث دہلوی رحمہ اللہ سے جن تلامذہ نے نمایاں خدمات انجام دیں۔ اور ادیان باطلہ کی تردید میں کتابیں لکھیں اور مسلک حق کی سچائی ثابت کی اور ان کی خدمات تاریخ اہلحدیث میں ایک سنگ میل کی حیثیت رکھتی ہیں۔ میاں صاحب کے جن تلامذہ نے نصرانیت، قادیانیت، آریہ سماج، شیعیت، انکار حدیث اور بریلویت کی تردید میں کتابیں لکھیں ان کی تفصیل یہ ہے،

1 عبیداللہ نومسلم رحمہ اللہ (م ۱۳۱۰ھ)

۱. تحفۃ الاخوان۔

۲. تحفۃ الہند۔

۳. حجۃ الہند۔

۴. لذۃ الہند۔

2 عبدالحلیم شرر رحمہ اللہ (م ۱۹۲۶ء)

۵. مضامین شرر (۳ جلد)۔

۶. مسیح اور مسیحیت۔

3 ابوالقاسم سیف بنارسی رحمہ اللہ (م ۱۳۶۹ھ)

۷. قضیه الحدیث فی حجیة الحدیث۔

۸. کتاب الرد علی ابی حنیفه۔

۹. حل مشکلات بخاری مسمی به الکوثر الجاری فی جواب الجرح علی البخاری (۳ جلد)

۱۰۔ الامر المبرم للابطال الکلام المحکم۔

۱۱۔ ماء حمیم للمولوی عمر کریم۔

۱۲۔ صراط مستقیم لهدایه عمر کریم۔

۱۳۔ الریح العقیم لحسم بناء عمر کریم۔

۱۴۔ الخزی العظیم للمولوی عمر کریم۔

۱۵۔ العرجون القدیم فی افشاء هفوات عمر کریم۔

۱۶۔ الجرح علی ابی حنیفه۔

۱۷۔ السیر الحثیث فی براء ة اهل الحدیث۔

۱۸۔ دفع بهتان العظیم۔

4 عبدالرحمٰن محدث مبارکپوری رحمہ اللہ (م۱۳۵۳ھ)

۱۹۔ ابکار المنن فی تنقید آثار السنن (عربی)۔

۲۰۔ اعلام اهل الزمن من تبصره آثار السنن (اردو)۔

5 ابوالمکارم محمد علی مئوی رحمہ اللہ (م۱۳۵۲ھ)

۲۱۔ دقائق الاسرار فی رد حقائق الاخبار۔

۲۲۔ لامع الانوار فی تائید دقائق الاخبار۔

۲۳۔ التعقیب الحسن عن الکلام المستحسن۔

۲۴۔ الجواب الاحسن عن الکلام المستحسن۔

۲۵۔ افادات الحنفاء فی الکذابین والضعفاء۔

6 ابوالوفا ثناءاللہ امرتسری رحمہ اللہ (م۱۳۶۷ھ)

۲۶۔ دلیل الفرقان بجواب اهل القرآن۔

٢٧. حديث نبوى اور تقليد شخصى ـ

٢٨. برهان القرآن ـ

٢٩. حجيت حديث اور اتباع رسول ـ

٣٠. خاكسارى تحريك اور اس كا بانى ـ

٣١. خطاب به مودودى ـ

٣٢. دفاع عن الحديث ـ

٣٣. برهان الحديث باحسن الحديث ـ

٣٤. بيان الحق بجواب بلاغ الحق ـ

٣٥. تصديق الحديث (٣-جلد)ـ

٣٦. صلوة المومنين بجواب صلواة المرسلين ـ

7 محمد ابراہیم میر سیالکوٹی رحمہ اللہ (م۱۳۷۵ھ)

۳۷. مناظرہ (یہ کتاب ایک مناظرہ کی روئیداد ہے جو مولانا سیالکوٹی اور عبداللہ چکڑالوی کے مابین بعنوان ''اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول'' ہوا تھا۔(۵)

تحریک جہاد:

حضرت میاں صاحب کے تلامذہ میں جن علمائے کرام نے علمائے صادق پور کے ساتھ مل کر تحریک جہاد کو منظم کیا اور اس سلسلہ میں بڑی بڑی قربانیاں دیں اور انگریزوں کی نظروں میں کھٹکتے رہے ان میں مولانا حافظ ابراہیم آروی رحمہ اللہ (م۱۳۱۹ھ) مولانا حافظ عبداللہ غازی پوری رحمہ اللہ (م۱۳۳۷ھ) مولانا عبدالعزیز رحیم آبادی رحمہ اللہ (م۱۳۳۶ھ) اور مولانا محمد اکرم خاں آف ڈھاکہ رحمہ اللہ (م۱۹۶۸ء) سرفہرست ہیں۔

باب (۳)

علمائے اہلحدیث

اس باب میں ان علمائے اہلحدیث کی خدمات حدیث کا تذکرہ کیا ہے جو شیخ الکل مولانا سید محمد نذیر حسین محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے معاصر تھے یا آپ کی زندگی میں اس دنیائے فانی سے رحلت کر گئے اور ان کے علاوہ ان علمائے کرام کی حدیثی خدمات کا بھی تذکرہ ہے جو حضرت شیخ الکل کے تلامذہ کے شاگرد تھے۔

(عبدالرشید عراقی)

سید اولاد حسن قنوجی رحمۃ اللہ علیہ

آپ (۱۲۱۰ھ) میں پیدا ہوئے مولانا شاہ عبدالعزیز، مولانا شاہ رفیع الدین اور مولانا شاہ عبدالقادر دہلوی رحمہم اللہ اجمعین سے علوم اسلامیہ کی تحصیل کی۔ حضرت امیر المومنین سید احمد شہید بریلوی سے بیعت بھی تھے صاحب تصنیف تھے۔ مولوی ابو یحییٰ امام نوشہروی نے تراجم علمائے حدیث ہند میں آپ کی ۱۴ کتابوں کے نام لکھے ہیں۔

خدمت حدیث میں راہ جنت معروف بہ چہل حدیث آپ کی مشہور کتاب ہے۔
(۱۲۵۴ھ/۱۸۲۸ء میں وفات پائی۔ (۱)

سخاوت علی جون پوری رحمۃ اللہ علیہ

مولانا سخاوت علی جون پوری رحمۃ اللہ علیہ علمائے فحول میں سے تھے۔ مولانا عبدالحی بڈھانوی رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا شاہ اسماعیل شہید دہلوی رحمۃ اللہ علیہ سے اکتساب فیض کیا تھا حضرت سید احمد شہید بریلوی رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت تھے (کافی عرصہ نواب، ذوالفقار علی خاں رئیس باندہ کے مدرسہ

میں مدرس رہے پھر جون پور آ کر درس وتدریس کا سلسلہ شروع کیا آپ کے درس میں جون پور، بنارس اور اعظم گڑھ کے بکثرت طلباء شریک ہوتے تھے خدمت حدیث میں القویم فی احادیث النبی الکریم ایک مفید کتاب لکھی یہ کتاب اردو میں ہے اور ۱۳۰۳ھ نواب محمد علی خاں والیے ٹونک کے ایما سے مطبع صدیقی بنارس میں چھپی۔ (۲)

آپ ۱۲۲۶ھ میں پیدا ہوئے اور ۱۲۷۴ھ / ۱۸۵۸ء میں مکہ معظمہ میں انتقال کیا۔ (۳)

سید احمد حسن عرشی رحمۃ اللہ علیہ

مولانا سید احمد حسن عرشی رحمۃ اللہ علیہ امیر الملک مولانا سید نواب صدیق حسن خاں کے بڑے بھائی تھے۔ بڑے ذی علم اور صاحب ذوق عالم دین تھے، خدمت حدیث میں حافظ ابن حجر عسقلانی کی کتاب بلوغ المرام من ادلۃ الاحکام کی شرح لکھی علاوہ ازیں اس کے تیسر الوصول الی احادیث الرسول کی بھی شرح لکھی۔ (۴)

آپ کا سن ولادت ۱۲۴۶ھ اور سن وفات ۱۲۷۷ھ ہے۔

قاضی محمد مچھلی شہری رحمۃ اللہ علیہ

مولانا قاضی محمد بن عبدالعزیز مچھلی شہری رحمۃ اللہ علیہ علمائے فحول میں سے تھے۔ علوم اسلامیہ کے متبحر عالم تھے حدیث کی تحصیل نواب مصطفیٰ خاں شیفتہ (م ۱۲۸۶ھ) سے کی اور مولانا سخاوت علی جون پوری رحمۃ اللہ علیہ سے بھی مستفیض تھے۔ (۵)

آپ نے سب سے زیادہ اکتساب فیض مولانا شیخ عبدالحق بن فضل اللہ نیوتنی بنارسی رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۲۸۶ھ) سے کیا آپ کافی عرصہ تک بھوپال کے قاضی رہے، خدمت حدیث میں آپ نے جو کتابیں تصنیف کیں ان کی تفصیل یہ ہے،

الدرادی الناشرات فی ترجمہ مافی الباری من الثلاثیات۔

۲.	الکلام المدهش المنیه من سماع العلقمه عن ابیه

۳.	الروایات المصحه للاثبات رفع المسجد۔

٤.	الصراط السوی فی صلوة النبی۔

٥.	تخریج الاحادیث المرویه من عشرة النبویه۔

٦.	النعمة السابغه فی تخریج حجة الله البالغه۔

۷.	کتاب الاحکام من احادیث علیه الصلوة والسلام۔

۸.	موطا امام مالك کی ان حدیثوں کی تخریج جو امام مالك نے لفظ بلغنا سے روایت کی هیں۔(٦)

۹.	رساله فی العمل بالحدیث۔(۷)

آپ کا سن ولادت ۱۲۵۲ھ ہے اور سن وفات ۱۳۲۳ھ ہے۔(۸)

بشیر الدین قنوجی رحمہ اللہ (۱۲۹٦ھ)

۱	تخریج احادیث شرح عقائد۔

۲	شرح موطا امام مالكؒ۔

۳	احسن المقال فی شرح حدیث لاتشد الرحال۔

محمد عبداللہ چھاؤ میاں رحمہ اللہ

مولانا محمد عبداللہ چھاؤ میاں رحمہ اللہ متوا ئمہ الہ آباد کے رہنے والے تھے۔مولانا شاہ محمد اسحاق دہلوی رحمہ اللہ کے تلامذہ میں سے تھے خدمت حدیث میں آپ نے جو کتابیں لکھیں ان کے نام یہ ہیں،

العروة الوثقی۔

۲ عمدة الصلوة وفائز النجاة

۳ اعتصام السنه۔

۱۳۰۰ھ/۱۸۸۲ء میں وفات پائی۔(۹)

محمد بن ہاشم سورتی رحمہ اللہ (م۱۳۱۵ھ)

۱ الاقوال الایمانیه شرح اربعین سلطانیه۔

۲ ترجمه صحیح بخاری (سات پارے)۔

علامہ حسین بن محسن انصاری الیمانی رحمہ اللہ

علامہ حسین بن محسن انصاری الیمانی رحمہ اللہ یمن کے شہر حدیدہ میں ۱۲۴۵ھ میں پیدا ہوئے۔ حفظ قرآن کے بعد صرف نحو ادب اور فقہ شافعی کی تعلیم حاصل کی ان فنون کی تکمیل کے بعد علامہ حسن بن عبدالہادی رحمہ اللہ اور ان کے صاحبزادہ شیخ سلیمان بن حسن رحمہ اللہ سے حدیث کی تعلیم حاصل کی فراغت تعلیم کے بعد یمن کے کسی شہر کے قاضی مقرر ہوئے مگر چار سال بعد مستعفی ہوکر مولانا سید نواب صدیق حسن خاں رحمہ اللہ (م۱۳۰۷ھ) کی دعوت پر بھوپال تشریف لے آئے۔

شیخ حسین بن محسن رحمہ اللہ حدیث میں مہارت تامہ رکھتے تھے۔ برصغیر کے ممتاز علمائے حدیث نے آپ سے حدیث میں استفادہ کیا، خدمت حدیث میں آپ نے درج ذیل کتابیں تصنیف کیں۔

۱. التحفه المرضیه فی حل بعض المشکلات الحدیثیه۔

۲. البیان المکمل فی تحقیق الشاذ والمعلل۔

۳. تعلیقات علی سنن ابی دائود۔

٤. تعلیقات علی سنن نسائی۔

۱۳۲۷ھ میں آپ نے بھوپال میں وفات پائی۔(۱۰)

عبدالرحمٰن بقاغازی پوری رحمہ اللہ

خیار الدعوات اس کتاب میں ان احادیث کو جمع کیا گیا ہے جو ذکر اور دعا سے متعلق ہیں اور اس کے ساتھ ان احادیث کی تخریج بھی کی ہے۔ یہ کتاب ۱۳۲۶ھ میں کلکتہ سے شائع ہوئی۔

مصنف کتاب حضرت مولانا حافظ عبداللہ محدث غازی پوری رحمہ اللہ کے بھانجے تھے۔۱۳۳۴ھ میں راہی ملک عدم ہوئے۔

فریدالدین خاں کاکوروی رحمہ اللہ

١ نظم الدرر فی اسانید الفرید الاحقر۔

٢ فلاح المبین شرح اربعین نووی (فارسی)۔(۱۱)

محمد بن یوسف سورتی رحمہ اللہ

١ شرح سنن ابن ماجه (عربی)

٢ صراط مستقیم (اردو)

مولانا محمد بن یوسف عربی ادب کے مایہ ناز ادیب تھے۔ حافظہ بہت قوی تھا۔ ہزاروں عربی اشعار زبانی یاد تھے جو کتاب ایک دفعہ نظر سے گزر گئی وہ سینہ میں محفوظ ہو گئی جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی میں کئی سال تک عربی ادب کے پروفیسر رہے بڑے ذی علم اور متبع سنت تھے۔۱۳۶۱ھ میں علی گڑھ میں انتقال کیا۔(۱۲)

محمد بن نور الدین ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ

عون المعبود فی شرح سنن ابی داؤد۔ یہ کتاب ۱۳۱۸ھ میں مطبع اصح المطابع لکھنو سے شائع ہوئی۔ سن وفات ۱۳۶۲ھ ہے۔(۱۳)

عبد الحمید اٹاوی رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۳۷۹ھ)

۱ چھل حدیث درفضائل قرآن مجید۔

۲ اربعین حمیدیہ مترجم۔

۳ تمیمہ الصبی من احادیث النبی ﷺ۔

٤ المصطفی ترجمہ المنتقی ابن تیمیہ۔

۱۳۷۹ھ میں راہی ملک عدم ہوئے۔

حکیم محمد صادق سیالکوٹی (م ۱۹۸۶ء)

۱ صد احادیث ۲ بیاض اربعین

۳ ضرب حدیث ٤ اعجاز حدیث

عبد الستار دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

مولانا عبد الستار دہلوی بن مولانا عبد الوہاب صدری دہلوی علمائے فحول سے تھے جید عالم دین اور بے بدل مناظر تھے تفسیر قرآن اور حدیث پر وسیع نظر تھی اور صاحب تصانیف کثیرہ تھے۔

ان کا سب سے بڑا شاہکار صحیح بخاری کا ترجمہ و شرح ہے کتاب کا نام نصرۃ الباری ہے جو مطبوع ہے۔ مولانا عبد الستار دہلوی نے ۱۳۸٦ھ میں کراچی میں وفات پائی۔

عبدالجلیل سامرودی رحمہ اللہ

بڑے ذی علم اور صاحب ذوق عالم تھے علوم اسلامیہ پر ان کی نظر وسیع تھی مولانا عبدالوہاب صدری دہلوی رحمہ اللہ کے ارشد تلامذہ میں سے تھے۔ ۱۳۹۲ھ میں وفات پائی خدمت حدیث میں آپ نے درج ذیل کتابیں لکھیں۔

۱. ضؤ المصابیح (حواشی مشکوۃ المصابیح)۔
۲. غایة المرام (ترجمه کتاب القراء ۃ امام بیہقی رح ۔
۳. التعلق علی سنن نسائی ۔
٤. التعلیق علی سنن ابی دائود ۔
٥. التعلیق علی صحیح مسلم ۔
٦. التعلیق علی سنن دارمی ۔
۷. نسیم الریا حین (شرح ریاض الصالحین)۔
۸. اعلام سنن المغنی فی تلخیص الضعفاء والمتروکین من کتاب الدار قطنی۔ (۱٤)

عبدالسلام بستوی رحمہ اللہ (م ۱۳۹۴ھ)

۱ انوار المصابیح (ترجمه وشرح مشکوۃ المصابیح)۔
۲. ایمان مفصل (حدیث الایمان بضع وسبعون شعبة کی تشریح)۔
۳. کشف المهلم (ترجمه وشرح مقدمه صحیح مسلم)۔
٤. رفع الحاجه ترجمه سنن ابن ماجه۔ (۱۵)

محمد داؤد راز دہلوی رحمہ اللہ

بڑے ذی علم اور صاحب ذوق عالم تھے دہلی سے کئی سال تک ماہنامہ الایمان

شائع کرتے رہے شیخ الاسلام مولانا ابوالوفا ثناء اللہ امرتسری رحمہ اللہ کے بہت بڑے شیدائی تھے مولانا امرتسری سے محبت و عقیدت کی بنا پر آپ نے مولانا کے ترجمہ سے قرآن مجید شائع کیا اور اس پر مختصر حواشی لکھے اس کے ساتھ مولانا امرتسری کا فتاوی جو اہلحدیث امرتسر میں ۴۴ سال تک شائع ہوتا رہا۔ دو جلدوں میں شائع کیا اور مولانا امرتسری کی سوانح حیات بھی لکھی خدمت حدیث میں آپ نے جو کتابیں تصنیف کیں وہ درج ذیل ہیں،

۱ ترجمہ و شرح الجامع الصحیح البخاری (مکمل)۔

خالص اسلام ڈاکٹر غلام جیلانی برق کی کتاب دو اسلام کا جواب مولانا راز دہلوی نے ۱۴۰۲ھ میں دہلی میں انتقال کیا۔

فضل حق دلاوری رحمہ اللہ

۱ فضل الباری ترجمہ صحیح بخاری۔

۲ ترجمہ جامع ترمذی۔

۳ ترجمہ احادیث موضوعہ امام شوکانی۔(١٦)

حافظ عبدالحکیم نصیر آبادی رحمہ اللہ (م ۱۹۱۸ء)

مسند امام احمد بن حنبل کی بتویب فقہی ابواب پر کی۔ مسند کی شرح مولانا ابوسعید شرف الدین محدث دہلوی (م ۱۳۸۱ھ) نے کی تھی۔

محمد بن ابراہیم جوناگڑھی رحمہ اللہ

خطیب الہند مولانا محمد بن ابراہیم جوناگڑھی رحمہ اللہ جید عالم دین تھے۔ ان کا سب سے بڑا علمی کارنامہ تفسیر ابن کثیر اور امام ابن قیم کی اعلام الموقعین کا ترجمہ ہے۔ آپ صاحب تصانیف کثیرہ تھے۔ آپ کی تصانیف کی تعداد ۱۵۰ کے قریب ہے۔ خدمت حدیث میں آپ نے جو کتابیں لکھیں ان کی تفصیل یہ ہے،

۱ اربعین محمدی (چالیس احادیث کا ترجمہ اور تشریح۔

۲ جزر فع الیدین از علامہ تقی الدین سبکی (م ۷۵۹ھ) کا ترجمہ بنام برہان محمدی (۱۷)

مولانا محمد بن ابراہیم نے ۱۹۴۱ء میں جوناگڑھ میں انتقال کیا۔

عبدالمجید خادم سوہدروی رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۹۵۹ء)

۱ حدیث کی پہلی تا چوتھی کتاب ۲ انتخاب صحیحین

۳ شرح اربعین نووی ۴ شرح اربعین ابراہیمی

سید داؤد غزنوی رحمۃ اللہ علیہ

خاندان غزنویہ امرتسر کے چشم و چراغ ۱۸۹۵ء میں امرتسر میں پیدا ہوئے۔ ان کی دینی وملی اور سیاسی خدمات کا احاطہ نہیں کیا جاسکتا۔ بڑے ذی علم اور صاحب ذوق عالم تھے شعلہ نوا خطیب تھے ان کی شعلہ نوائی پر مولانا ظفر علی خاں رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تھا

قائم ہے ان سے ملت بیضا کی آبرو
اسلام کا وقار ہیں داؤد غزنوی
رجعت پسند دیکھ کر ان کو یہ کہنے لگے
آیا ہے سومنات میں محمود غزنوی

خدمت حدیث میں ان کی تصنیف نخبۃ الاحادیث ہے۔ ۱۶ دسمبر ۱۹۶۳ء کو لاہور میں انتقال کیا۔

خرم علی بلہوری رحمۃ اللہ علیہ

خانوادہ ولی اللہی (دہلی) کے شاگرد تھے خدمت حدیث میں امام رضی الدین حسن صغانی رحمۃ اللہ علیہ (م ۶۵۰ھ) کی کتاب مشارق الانوار کا ترجمہ اور شرح لکھی۔

شیخ عبدالوہاب عرف علی جان دہلی (م ۱۳۶۹ھ)

خدمت حدیث میں تسہیل الدرایہ (عربی) لکھی یہ کتاب امام شاہ ولی اللہ دہلوی (م ۱۱۷۶ھ) کی فارسی شرح المصفی (موطا امام مالک) کے مقدمہ کا عربی ترجمہ ہے۔

محمد داؤد راغب رحمانی رحمہ اللہ

علمائے فحول میں سے تھے۔ ۱۹۰۸ء میں شاہجہاں پوری میں پیدا ہوئے تعلیم کا آغاز حفظ قرآن مجید سے کیا بعد ازاں دارالحدیث رحمانیہ دہلی میں داخل ہوئے اور ۸ سال کا کورس ۴ سال میں مکمل کر کے فارغ ہوئے فراغت کے بعد دارالحدیث رحمانیہ دہلی اور جامعہ دارالسلام عمر آباد (مدراس) میں تدریسی خدمات سرانجام دیں حیدر آباد دکن میں بھی کچھ عرصہ تدریس فرمائی قیام پاکستان کے بعد کراچی تشریف لائے اور پاکستان میں بھی آپ نے کئی جگہ تدریسی خدمات انجام دیں، خدمت حدیث میں آپ نے جو کتابیں تصنیف کیں ان کی تفصیل یہ ہے۔

۱. ترجمہ المنتقی الاخبار (عبدالسلام بن تیمیہ) یہ کتاب مولانا محمد عطاء اللہ حنیف بھوجیانی (م ۱۹۸۷ء) نے اپنے اشاعتی ادارہ الدار الدعوۃ السلفیہ لاہور کے زیر اہتمام شائع کی ہے

۲. ترجمہ کتاب الروح ابن قیم۔ مولانا محمد داؤد راغب نے ۱۹۷۷ء میں وفات پائی۔ (۱۸)

عبدالسلام مدنی

۱ حواشی مشکوۃ المصابیح (۲ جلد)۔

۲ حواشی سنن نسائی (۲ جلد)۔

۳ حواشی صحیح مسلم (۲ جلد)۔ (۱۹)

محمد عزیر سلفی

مولانا محمد عزیر سلفی جماعت اہلحدیث کے جید عالم دین ہیں بہت بڑے محقق اور

صاحب ذوق عالم ہیں حدیث اسماء الرجال پر بہت وسیع نظر رکھتے ہیں خدمت حدیث میں ان کی درج ذیل کتابیں ہیں۔

١. تحقیق وتنقیح رفع الالتباس عن بعض الناس شیخ شمس الحق عظیم آبادی (م١٣٢٩ھ)

٢. تحقیق وتنقیح غنیة الامعی شیخ شمس الحق عظیم آبادی (١٣٢٩ھ)

٣. تحقیق وتنقیح غایة المقصود شیخ شمس الحق عظیم آبادی (١٣٢٩ھ)

٤. للالی المنشوره فی الاحادیث المشهوره للزرکشی (م ٧٩٤ھ)

٥. الرباعی فی الحدیث لعبد غنی الازدی (م ٤٠٩ھ) (٢٠)

باب (۴)

مولانا سید نواب صدیق حسن خاں رحمۃ اللہ علیہ

محی السنہ امیر الملک مولانا سید نواب صدیق حسن خاں رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۲۴۸ھ) میں بانس بریلی میں پیدا ہوئے ان کے والد مولانا سید اولاد حسن خاں رحمۃ اللہ علیہ جلیل القدر عالم تھے اور خانوادہ ولی اللہی (دہلی) کے شاگرد تھے امیر المومنین سید احمد شہید بریلوی رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت بھی تھے۔

نواب صدیق حسن خاں ۶ سال کے تھے کہ سایہ پدری سے محروم ہو گئے تعلیم کا آغاز کتب فارسی اور قرآن مجید سے کیا آپ کے پہلے استاد آپ کے بڑے بھائی مولانا سید احمد حسن عرشی رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۸۶۰ء) تھے اس کے بعد فرخ آباد اور کان پور جا کر مختلف اساتذہ سے استفادہ کیا۔

۱۲۶۹ھ میں دہلی آئے اور مفتی صدر الدین خاں آزردہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۸۶۸ء) اور دوسرے علمائے کرام سے تعلیم حاصل کی۔ ۲۱ برس کی عمر میں جملہ علوم اسلامیہ سے فراغت پائی۔ مولانا شیخ عبدالحق بن فضل اللہ نیوتنی بنارسی رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۲۷۸ھ)، مولانا شاہ محمد یعقوب بن شیخ محمد افضل فاروقی سیالکوٹی رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۲۸۲ھ) اور علامہ حسین بن محسن انصاری الیمانی رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۳۲۷ء) سے بھی استفادہ کیا نواب صاحب نے ۱۳۰۷ھ میں بھوپال میں وفات پائی۔ (۱)

فراغت کے بعد:

فراغت کے بعد اپنے وطن قنوج چلے گئے کچھ عرصہ اپنے وطن میں قیام کیا اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے آپ کی دستگیری کی۔ نواب سکندر جہاں بیگم صاحبہ والیے بھوپال نے

آپ کو بھوپال بلایا اور پچاس روپے ماہوار پر میر منشی کے عہدہ پر فائز ہوئے نواب سکندر جہاں بیگم صاحبہ کے انتقال کے بعد ان کی صاحبزادی نواب شاہجہاں بیگم صاحبہ والیہ بھوپال ہوئیں جو بیوہ تھیں انہوں نے نواب صدیق حسن خاں سے نکاح کر لیا اور امیر الملک والا جاہی اور اور مدار الہام کے خطابات عطا ہوئے اور اس کے ساتھ ان کو شریک امور سلطنت بنایا اس کے بعد نواب صاحب نے دین اسلام کی نشر واشاعت، کتاب وسنت کی ترقی و ترویج کے سلسلہ میں جو کارہائے نمایاں انجام دیے اس کی مثال برصغیر پاک وہند کی تاریخ میں نہیں ملتی۔

خدمت حدیث:

حدیث نبوی ﷺ کی جو خدمت نواب صاحب مرحوم نے کی ہے وہ تاریخ اہلحدیث کا ایک سنہری باب ہے کتب حدیث کی اشاعت میں آپ کی خدمات قابل قدر ہیں فتح الباری شرح صحیح بخاری، نیل الاوطار اور تفسیر ابن کثیر اپنے خرچ سے چھپوا کر علمائے کرام میں مفت تقسیم کیں۔(۲)

تصانیف:

نواب صاحب نے تفسیر، حدیث، عقائد، فقہ، تردید تقلید، سیاست، تاریخ وسیر مناقب، علم وادب، اخلاق، ردشعیت، اور تصوف پر عربی، اردو اور فارسی میں ۲۲۲ کتابیں لکھیں۔حدیث پر آپ کی کتابوں کی تعداد ۵۰ ہے جن کی تفصیل یہ ہے،

عربی	۱۸
فارسی	۱۹
اردو	۱۳
میزان	۵۰ (۳)

فہرست تصانیف حدیث (عربی):

۱. عون الباری لحل ادلة البخاری۔

۲. السراج الوهاج من كشف مطالب مسلم بن حجاج۔

۳. فتح العلام شرح بلو غ المرام۔

٤. الحرز المكنون بن لفظ المعصوم المامون۔

۵. الروض البسام من ترجمه بلوغ المرام۔

٦. اربعون حديثا فی فضائل الحج والعمرة۔

۷. اربعون حديثا متواتره۔

۸. نيل الامانی بشرح مختصر الشوكانی۔

۹. الادراك لتخريج الاحاديث الاشراك۔

۱۰. نزلی الابرار بالعلم الماثورمن ادعية والافكار۔

۱۱. حضرات التجلی من نفحات التحلی والتجلی۔

۱۲. مشيرسا كن الغرام الی روضی دارالسلام۔

۱۳. الغنه ببشارة اهل الجنه۔

۱٤. يقظه اولی الاعتبار فيما ورد من ذكر اهل النار۔

۱۵. النذير العربان من دركات الميزان۔

۱٦. الدين الخالص۔

۱۷. فتح المغيث بفقه الحديث۔

۱۸. اتباع السنه فی جمله ايام السنه۔

فارسی:

۱. مسك الختام شرح بلوغ المرام۔

۲. موائد العوائد من عيون الاخبار والفوائد۔

۳. التبيان المرصوص من بيان ايجاز الفقه المنصوص۔

٤. ازاله الحيرة عن معنى حديث لاعدوى ولا طيره۔

۵. اطلاق المحبوس عن اسرار احاديث النفوس۔

٦. جهر الهمس عن معنى حديث نبى الاسلام على خمس۔

۷. صعود الصفاة فى بيان معنى بعض احاديث الصفات۔

۸. انارة الضمير المستهام ببيان معنى حديث القمر فى الاسلام۔

۹. تشكيل الصور ببيان حكم احاديث فضائل السور۔

۱۰. ثبات القدم على معنى حديث خلق الله آدم۔

۱۱. اب اللياب من طريق الجمع بين حديث تحريم اكل الميتة وحديث الانتفعاع بالاهاب۔

۱۲. مالا بد من الرجوع اليه فى الكلام على حديث رفع عن امتى الخطاء والنسيان وما استكرهوااليه۔

۱۳. كشف الكربه عن اهل الغربه۔

۱٤. ازاله الضمير بتحديد القرون الثلاثه المشهور لها بالخير۔

۱۵. بسط الغرش لاستقراء والخصائل الموجبة زظلال العرش۔

۱٦. منهج الوصول الى اصطلاح احاديث الرسول ﷺ۔

۱۷. فراسة العريف لبيان العمل والحديث الضعيف۔

۱۸. خطیرة القدس وذخیرة الانس۔

۱۹. عرف الجادی من جنبان هدی الهادی۔

اردو:

۱. توفیق الباری ترجمه الادب المفرد للبخاری۔

۲. عین الیقین ترجمه اربعین۔

۳. غنیة القاری ترجمه ثلاثیات البخاری۔

٤. تمیمه الصبی فی ترجمه الاربعین من احادیث النبی الکریم۔

۵. خیر القرین فی ترجمه الاربعین۔

٦. تقویة الایمان بشرح حدیث حلاوة الایمان۔

۷. ضؤ الشمس من شرح حدیث نبی الاسلام علی خمس۔

۸. زیاره الایمان باعمال الجنان۔

۹. جامع السعادات۔

۱۰. الداء والدواء۔

۱۱. غراس الجنة۔

۱۲. هادی القلب السلیم الی درجات النعیم۔

۱۳. چهل حدیث۔

محدثین کے حالات پر تصانیف:

نواب صاحب نے محدثین کے حالات اور ان کی خدمات پر بھی کتابیں لکھیں جن میں ۴ عربی میں ہیں اور ۳ فارسی میں ہیں۔

عربی:

۱۔ التاج المکلل من جواهرمآثر طراز الاخر والاول ۔

۲۔ رياض الجنة فى تراجم اهل السنه ۔

۳۔ الحطه فى ذكر الصحاح السته ۔

٤۔ ابجد العلوم ۔

فارسی:

۱۔ اتحاف النبلاء والمتقين باحياء مآثر الفقهاء المحدثين ۔

۲۔ تقصار جيود الاحرار من تذكار جنود الابرار ۔

۳۔ سلسله العسجد فى ذكر مشائخ السند۔ (٤)

اولاد:

مولانا سید نواب صدیق حسن خاں کے دو صاحبزادے تھے مولانا نواب سید نور الحسن خان (م ۱۳۳۱ھ)۔ مولانا نواب سید علی حسن خاں (۱۳۵٦ھ)۔

مولانا سید نور الحسن خاں کی خدمت حدیث:

۱۔ الرحمة المهداة الى من يزيد العنم على احاديث المشكوة

یہ کتاب مشکوۃ المصابیح کی تلخیص ہے صاحب مشکوۃ نے ہر باب کو تین فصلوں میں تقسیم کیا ہے نواب نور الحسن خاں نے ہر فصل کے بعد چوتھی فصل کی احادیث کا اضافہ کیا ہے۔(۵)

۲۔ منتخب عمل اليوم والليلة لابن السنى (عربى)

۳۔ انوار المشارق (عربى)۔(٦)

مولانا سید علی حسن خاں کی خدمت حدیث:

حدیث پر ان کی کوئی مستقل تصنیف نہیں ہے تاہم ان کی درج ذیل تصانیف میں

بکثرت احادیث نبویہ سے استفادہ کیا گیا ہے۔

١. شريعة الاسلام ۔

٢. فطرة الاسلام ۔

٣. سيرة الاسلام ۔

٤. المدينة الاسلام ۔

٥. اسلام اور اس کے طرق عبادت۔ (٧)

باب (۵)

حافظ عبداللہ محدث روپڑی رحمۃ اللہ علیہ

مولانا حافظ عبداللہ محدث روپڑی رحمۃ اللہ علیہ علمائے فحول میں سے تھے۔ آپ کا شمار حضرت الامام مولانا سید عبدالجبار غزنوی رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۳۳۱ھ) کے ارشد تلامذہ میں ہوتا ہے۔ مولانا عبداللہ غازی پوری اور مولانا محمد اسحاق منطقی دہلوی سے بھی اکتساب فیض کیا۔ حافظ صاحب علوم اسلامیہ کے بحر ذخار تھے تمام علوم اسلامیہ یعنی تفسیر، حدیث، فقہ، اصول فقہ، تاریخ و سیر، ادب و لغت اسماء الرجال، فلسفہ، منطق، علم کلام اور صرف و نحو پر عبور کامل تھا فتوی نویسی میں آپ کو ید طولی حاصل تھا۔

خدمت حدیث میں آپ نے مشکوۃ المصابیح کے دو شرحیں بنام شرح مشکوۃ المصابیح (عربی) اور مظہر النکات (اردو) لکھیں۔ انکے علاوہ ان کی کتاب مودودیت اور احادیث نبویہ اپنے موضوع کے اعتبار سے بڑی جامع کتاب ہے آپ ۱۳۰۴ھ میں پیدا ہوئے اور ۱۳۸۴ھ میں لاہور میں وفات پائی۔ (۱)

تلامذہ:

حافظ صاحب مرحوم و مغفور کے تلامذہ کا حلقہ بہت وسیع ہے آپ کے تلامذہ میں سے مولانا عبدالجبار کھنڈیلوی رحمۃ اللہ علیہ، مولانا بدیع الدین شاہ راشدی رحمۃ اللہ علیہ، مولانا محمد صدیق بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ مولانا عبدالسلام کیلانی رحمۃ اللہ علیہ، حافظ ثناء اللہ مدنی نے خدمت حدیث میں نمایاں خدمات انجام دیں۔

عبدالجبار کھنڈیلوی رحمۃ اللہ علیہ

مولانا عبدالجبار کھنڈیلوی رحمۃ اللہ علیہ بلند پایہ مدرس اور جید عالم دین تھے آپ نے

مولانا عبدالوہاب دہلوی رحمۃ اللہ علیہ مولانا ابوسعید شرف الدین رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا عبدالرحمٰن مبارکپوری صاحب تحفۃ الاحوذی جیسے مشاہیر علماء سے علوم اسلامیہ کی تحصیل کی آپ کی ساری زندگی حدیث کی تدریس میں بسر ہوئی علم وفضل کے اعتبار سے بڑے صاحب کمال عالم تھے۔
خدمت حدیث میں شرح مقدمہ صحیح بخاری اور حواشی صحیح بخاری آپ کی مشہور تصانیف ہیں۔
۱۳۱۴ھ میں پیدا ہوئے اور ۱۳۸۲ھ کو اوکاڑہ میں وفات پائی۔(۲)

سید بدیع الدین شاہ راشدی رحمۃ اللہ علیہ

مولانا سید بدیع الدین شاہ راشدی بن سید احسان اللہ شاہ راشدی علمائے فحول میں سے تھے۔آپ کے اساتذہ کی فہرست طویل ہے مولانا حافظ عبداللہ روپڑی رحمۃ اللہ علیہ اور شیخ الاسلام مولانا ثناءاللہ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ بھی آپ کے اساتذہ میں شامل ہیں۔

آپ علوم اسلامیہ کا بحر ذخار تھے تمام علوم پر وسیع نظر تھی مسائل کی تحقیق وتنقیح کا عمدہ ذوق رکھتے تھے بہت زیادہ مطالعہ کرتے تھے آپ کا کتب خانہ ایک مثالی کتب خانہ تھا جس میں سینکڑوں نایاب اور قلمی کتابوں کا ذخیرہ تھا آپ نے اردو، عربی اور سندھی میں ۱۰۸ کتابیں لکھیں حدیث پر آپ کی ۱۳ کتابیں ہیں۔

عربی:

۱. السمط الابریز حاشیه مسند عمر بن عبدالعزیز
۲. اظهار براءة عن حدیث من کان له امام فقراءة الامام قراءة له
۳. القندیل المشعول فی تحقیق حدیث اقتلوا الفائل والمفعول
٤. جلاء العینین بتخریج روایات البخاری فی جز رفع الیدین
٥. توفیق الباری فی ترتیب جز رفع الیدین للبخاری
٦. القول اللطیف فی الاحتجاج بالحدیث الضعیف
۷. صریح المهمد فی وصل التعلیقات موطا امام محمد

۸. تعلیقات الراشدیہ علی شرح اربعین النوویہ لمحمد حیات سندھی

۹. تحفة الاحباب فی تخریج احادیث قول الترمذی فی الباب

۱۰. الاربعینات فی الدینیات

۱۱. فهرست احادیث تاریخ مدنیة الاسلام علی تبویب المسائل والاحکام

۱۲. الاربعین فی الجهر بالتامین سندھی

اردو:

۱۳. صحیح بخاری کی ایک حدیث اور مسئلہ رفع الیدین فی القیام بعد الرکوع

حضرت شاہ بدیع الدین راشدی ۱۹۲۶ء میں پیدا ہوئے اور جنوری ۱۹۹۶ء میں انتقال کیا۔ (۳)

محمد صدیق بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ

مولانا ابوالسلام محمد صدیق بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ متبحر عالم دین تھے حضرت العلام محدث روپڑی کے علاوہ حضرت العلام محدث گوندلوی رحمۃ اللہ علیہ اور شیخ الحدیث مولانا محمد اسمٰعیل سلفی رحمۃ اللہ علیہ سے بھی استفادہ کیا۔

علم حدیث میں صاحب کمال ہونے کے ساتھ ساتھ علم میراث میں بھی ان کو ید طولیٰ حاصل تھا وراثت پر ان کے فتاویٰ ہفت روزہ الاعتصام لاہور اور ہفت روزہ تنظیم اہلحدیث لاہور میں شائع ہوتے تھے۔

خدمت حدیث میں تعلیم الاحکام ترجمہ وشرح بلوغ المرام، تعلیم الفرائض، راہ سنت، کشف الغمہ، آپ کی مشہور کتب ہیں اور فتاویٰ اہلحدیث (حافظ عبداللہ محدث روپڑی کے فتاویٰ) کے مرتب بھی ہیں۔ مولانا محمد علوی کا حاشیہ سنن ابن ماجہ بنام مفتاح الحاجہ آپ

نے اپنے اشاعتی ادارہ مکتبہ احیاء السنہ سرگودھا سے شائع کیا آپ ۱۹۱۴ء میں پیدا ہوئے اور ۶ اپریل ۱۹۸۸ء کو سرگودھا میں وفات پائی۔ (۴)

باب (۶)

حافظ محمد گوندلوی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت العلام مولانا حافظ محدث گوندلوی رحمہ اللہ جلیل القدر عالم دین تھے۔ آپ عصر حاضر کے بہت بڑے مفسر قرآن، فقیہ، مورخ، متکلم، معلم، بحر العلوم، جامع منقول ومعقول، مجتہد اور مصنف تھے۔

آپ علوم اسلامیہ کے بحر ذخار تھے اللہ تعالیٰ نے آپ کو غیر معمولی حافظہ کی نعمت سے نوازا تھا صحاح ستہ کے حافظ تھے فقہ اربعہ پر عبور کامل تھا ان کی ساری زندگی حدیث کی تدریس میں بسر ہوئی۔ برصغیر پاک وہند کے متعدد دینی مدارس میں آپ نے تدریسی خدمات انجام دیں جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ سعودی عرب میں بھی دو سال تک آپ نے تدریس فرمائی، آپ ۱۸۹۷ء میں پیدا ہوئے علمائے غزنویہ امرتسر حضرت العلام مولانا سید عبدالجبار غزنوی رحمہ اللہ، مولانا سید عبدالاول غزنوی رحمہ اللہ اور مولانا سید عبدالغفور غزنوی رحمہ اللہ آپ کے اساتذہ میں شامل ہیں۔ استاد پنجاب مولانا حافظ عبدالمنان محدث وزیر آبادی رحمہ اللہ سے بھی مستفیض تھے۔

تلامذہ:

حضرت العلام گوندلوی رحمہ اللہ کے تلامذہ کی فہرست طویل ہے آپ کے تلامذہ میں ---

جو حضرات مسند تدریس پر فائز ہوئے ان میں:

مولانا عبیداللہ رحمانی مبارکپوری۔ (۱۹۹۴ء)

مولانا نذیر احمد رحمانی۔ (م ۱۹۶۵ء)

مولانا محمد عطاء اللہ حنیف بھوجیانی۔ (م ۱۹۸۷ء)

مولانا محمد اسحاق حسینوی۔ (۲۰۰۲ء)

مولانا ابوالبرکات احمد مدرسی۔ (م ۱۹۹۱ء)

مولانا حافظ عبداللہ بڈھیمالوی۔ (م ۱۹۸۷ء)

مولانا محمد عبدہ الفلاح۔ (م ۱۹۹۸ء)

مولانا محمد اعظم گوجرانوالہ۔

مولانا محمد صدیق فیصل آبادی۔ (م ۱۹۸۹ء)

مولانا محمد اسحاق چیمہ۔ (م ۱۹۹۳ء)

مولانا علم الدین سوہدروی۔ (م ۱۹۸۳ء)

مولانا عبدالرحمٰن عتیق وزیرآبادی۔ (م ۱۹۹۵ء)

مولانا حافظ عبدالمنان نورپوری۔

مولانا پیر محمد یعقوب قریشی۔ (م ۲۰۰۳ء)

مولانا محمد علی جانباز۔

مولانا عطاء الرحمٰن اشرف۔

مولانا حافظ عبدالرشید گوہڑوی صاحب قابل ذکر ہیں،

تصنیف وتالیف اور خاص طور پر خدمت حدیث میں حضرت العلام گوندلوی کے

جن تلامذہ نے کارہائے نمایاں سرانجام دیے ہیں ان میں،

مولانا عبیداللہ رحمانی مبارکپوری رحمہ اللہ

مولانا محمد عطاءاللہ حنیف رحمہ اللہ

مولانا محمد حنیف ندوی رحمہ اللہ

مولانا محمد عبدہ الفلاح فیروز پوری رحمہ اللہ

مولانا محمد علی جانباز۔

مولانا محمد صادق خلیل رحمہ اللہ (م۲۰۰۴ء)

مولانا ارشادالحق اثری

مولانا عبدالمنان نورپوری

مولانا محمد یحیی گوندلوی قابل ذکر ہیں۔ (۱)

حضرت العلام گوندلوی کی ساری زندگی تدریس میں بسر ہوئی تاہم آپ تصنیف وتالیف سے بھی غافل نہیں رہے تحریر میں آپ نے حدیث کی جو خدمت کی اس کی تفصیل یہ ہے

۱ ارشاد القاری الی نقد فیض الباری

۲ شرح مشکوۃ المصابیح

۳ امالی علی صحیح بخاری (۲)

حدیث کی نصرت وحمایت میں آپ کی درج ذیل کتابیں ہیں،

۱. ودام حدیث (غلام احمد پرویز کی کتاب مقام حدیث کا جواب)

۲. تنقید المسائل (مولانا مودودی کے ایک مضمون کا جواب)

۳. ایک اسلام (ڈاکٹر غلام جیلانی برق کی کتاب دو اسلام کا جواب۔

حضرت حافظ صاحب نے ۴ جون ۱۹۸۵ء کو گوجرانوالہ میں انتقال کیا۔

تلامذہ خاص:

عبیداللہ رحمانی مبارکپوری رحمہ اللہ

مولانا عبیداللہ رحمانی مبارکپوری رحمہ اللہ صاحب سیرۃ البخاری مولانا عبدالسلام مبارکپوری کے صاحبزادے تھے آپ کے اساتذہ میں آپ کے والد محترم کے علاوہ مولانا احمد اللہ محدث پرتاب گڑھی رحمہ اللہ اور صاحب تحفۃ الاحوذی مولانا عبدالرحمٰن مبارکپوری رحمہ اللہ بھی شامل ہیں فراغت کے بعد دارالحدیث رحمانیہ دہلی میں تدریسی خدمات انجام دیں اور اس کے ساتھ دو سال تک مولانا عبدالرحمٰن محدث مبارکپوری کے ساتھ تحفۃ الاحوذی کی تیسری اور چوتھی جلد میں بطور معاون شامل رہے حدیث اور متعلقات حدیث پر آپ کی وسیع نظر تھی اسماء الرجال پر بھی آپ کو عبور حاصل تھا۔

خدمت حدیث میں مشکوۃ المصابیح کی شرح مرعاۃ المفاتیح آپ کی شاہکار تصنیف ہے جو صرف کتاب المناسک تک لکھی گئی ہے اور ۹ جلدوں میں ہے ۱۹۹۶ء میں آپ نے مبارکپور ضلع اعظم گڑھ میں انتقال کیا۔

محمد عطاء اللہ حنیف بھوجیانی رحمہ اللہ

مولانا محمد عطاء اللہ حنیف رحمہ اللہ کا شمار علمائے فحول میں ہوتا ہے آپ بلند پایہ محدث تھے اسماء الرجال میں آپ کو ید طولی حاصل تھا مسائل کی تحقیق و تنقیح میں آپ اپنی مثال آپ تھے مطالعہ کا بہت عمدہ ذوق رکھتے تھے حافظ ابن تیمیہ رحمہ اللہ اور امام ابن قیم رحمہ اللہ کی تصانیف کے شیدائی تھے۔ آپ ۱۹۱۰ء میں پیدا ہوئے اور ۱ اکتوبر ۱۹۸۷ء میں لاہور میں وفات پائی خدمت حدیث میں آپ کی درج ذیل کتابیں ہیں۔

۱. شرح سنن نسائی بنام التعلیقات السلفیہ

۲. حواشی سنن ابی داؤد

۳۔ تخریج وتنقیح وتحقیق تنقیح الرواۃ فی تخریج احادیث المشکوۃ (جلد ثالث)

٤۔ اتحاف النبیه فیما یحتاج الیه المحدث والفقیه

محمد حنیف ندوی رحمۃ اللہ علیہ

دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنو نے بڑے بڑے ناموراہل علم اور ادیب پیدا کیے مولانا محمد حنیف کا شمار ممتاز علمائے حدیث میں ہوتا ہے حدیث پران کو عبور کامل تھا اور فلسفہ میں بھی یدطولی رکھتے تھے آپ کی تصانیف کی تعداد ۲۰ کے قریب ہے۔

خدمت حدیث میں اسوہ کے نام سے صحیح بخاری کا ترجمہ شروع کیا جو نامکمل رہا اس کے علاوہ مطالعہ حدیث آپ کی مشہور کتاب ہے۔ جولائی ۱۹۸۷ء میں لاہور میں انتقال کیا (۳)

محمد عبدہ الفلاح رحمۃ اللہ علیہ

بڑے صاحب ذوق اور ذی علم عالم دین تھے ان کی ساری زندگی درس وتدریس میں بسر ہوئی حدیث نبوی پر ان کی نظر وسیع تھی محدثین کی خدمات حدیث اور کتب حدیث پر ان کے کئی ایک مقالات مختلف جرائد ورسائل میں شائع ہوتے رہے ہیں۔ علاوہ ازیں ان کی مشہور تصنیف مراسیل ابی داؤد کی تحقیق وتنقیح ہے۔ ۱۹۹۹ء میں وفات پائی۔

محمد علی جانباز:

شیخ الحدیث مولانا محمد علی جانباز کا شمار ممتاز علمائے حدیث میں ہوتا ہے حدیث اور اسماء الرجال پر ان کی نظر وسیع ہے کئی ایک کتابوں کے مصنف ہیں بڑے صاحب ذوق اور ذی علم عالم ہیں۔ مولانا عطاء اللہ حنیف کی تحریک پر سنن ابن ماجہ کی شرح ۱۲ جلدوں میں عربی میں مکمل کی ہے شروع میں ایک جامع وعلمی وتحقیقی مقدمہ لکھا ہے جس میں علم حدیث پر تفصیل سے روشنی ڈالی ہے اور امام ابن ماجہ کے حالات اور سنن ابن ماجہ کا کتب حدیث میں

جو مقام ومرتبہ ہے اسکا تفصیل سے ذکر کیا ہے۔ یہ شرح مطبوع ہے۔

محمد صادق خلیل رحمہ اللہ

مولانا محمد صادق خلیل رحمہ اللہ کا شمار علمائے فحول میں ہوتا ہے خدمت حدیث میں آپ نے جو کتابیں لکھی ہیں ان کی تفصیل یہ ہے۔

۱. ترجمه وحواشي رياض الصالحين

۲. ترجمه و حواشي مشكوة المصابيح بنام سطعات التلقيح

۳. تحقيق وتخريج معجم صغير طبراني

ارشادالحق اثری:

مولانا ارشادالحق اثری ممتاز عالم دین ہیں اور آپ کا شمار محققین علمائے کرام میں ہوتا ہے بڑے صاحب ذوق اور ذی علم عالم ہیں مطالعہ کا بہت عمدہ ذوق رکھتے ہیں فقہ حنفی پر عبور کامل ہے حدیث اور اسماء الرجال پر بھی ان کی نظر وسیع ہے اسلامی نظریاتی کونسل کے رکن رہے ہیں ادارۃ العلوم الاثریہ فیصل آباد کے شیخ الحدیث ہیں خدمت حدیث میں آپ کی درج ذیل کتابیں ہیں۔

۱. العلل المتناهيه في الاحاديث الواهيه از ابن جوزى (تحقيق و تنقيح)

۲. مسند ابو يعلى موصلي (تحقيق و تنقيح)

۳. جلاء العينين بتخريج روايات البخارى فى جز رفع اليدين

تصنیف: مولانا بدیع الدین شاہ راشدی رحمہ اللہ

مراجعت: مولانا ارشادالحق اثری

تعلیقات: مولانا فیض الرحمٰن الثوری رحمہ اللہ

٤. فضائل شهر رجب از حسن بن خلال (تخريج)

٥. کتاب المعجم از ابویعلی (تخریج)

٧. اعلام اہل العصر باحکام رکعتی الفجر از شیخ شمس الحق عظیم آبادی (تحقیق و تخریج و تنقیح)

٨. تخریج احادیث مجالس الابرار

٩. تخریج احادیث ازالہ الخفاء من خلافت الخلفاء ازشاہ ولی اللہ دھلویؒ

١٠. التعقیب علی التقریب ابن حجر

١١. فہرست احادیث اخبار اصبہانی

١٢. فہرست احادیث الفقیہ والمنفقہ

١٣. فہرست احادیث الموضع للخطیب

١٤. فہرست معجم صغیر طبرانی (٤)

عبدالمنان نور پوری:

مولانا عبدالمنان نور پوری ممتاز عالم دین اور درس وتدریس کا وسیع تجربہ رکھتے ہیں جامعہ محمدیہ گوجرانوالہ میں شیخ الحدیث ہیں حدیث اور متعلقات حدیث پر وسیع نظر ہے حدیث کی خدمت میں حضرت العلام گوندلوی کی مایہ ناز کتاب ارشاد القاری الی نقد فیض الباری کو تحقیق و تنقیح اور اضافہ کے ساتھ شائع کیا ہے علاوہ ازیں علوم الحدیث و حجیت حدیث کے نام سے کتاب لکھی ہے۔

محمد یحییٰ گوندلوی:

مولانا محمد یحییٰ گوندلوی ممتاز عالم دین ہیں جملہ علوم اسلامیہ کے متبحر عالم ہیں تفسیر، حدیث اور فقہ پر عبور کامل ہے اسماء الرجال پر بھی وسیع نظر ہے ایک بہترین مدرس ہونے کے ساتھ ساتھ بلند پایہ مصنف اور مناظر بھی ہیں۔ خدمت حدیث میں ان کی درج ذیل۔

کتابیں ہیں۔

١. ترجمہ و حواشی صحیح سنن ترمذی

٢. ترجمہ و حواشی سنن ابن ماجہ

٣. ترجمہ و حواشی مصابیح السنہ

٤. موضوع احادیث تاریخ واسباب

٥. ترجمہ وشرح شمائل ترمذی

باب (۷)

محمد اسماعیل سلفی رحمۃ اللہ علیہ

شیخ الحدیث مولانا محمد اسمٰعیل سلفی رحمۃ اللہ علیہ کا شمار ممتاز علمائے حدیث میں ہوتا ہے استاذ پنجاب مولانا حافظ عبدالمنان محدث وزیر آبادی رحمۃ اللہ علیہ کے ارشد تلامذہ میں سے تھے علاوہ ازیں آپ نے مولانا سید عبدالغفور غزنوی رحمۃ اللہ علیہ، مولانا عبدالجبار عمرپوری رحمۃ اللہ علیہ مولانا عبداللہ غازی پوری رحمۃ اللہ علیہ مولانا مفتی محمد حسن امرتسری رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا محمد ابرہیم میر سیالکوٹی رحمۃ اللہ علیہ سے بھی استفادہ کیا۔

مولانا محمد اسماعیل ایک کامیاب مدرس، معلم اور مصنف تھے تمام علوم پر ان کی نظر وسیع تھی قومی وملی اور سیاسی تحریکات میں بھی حصہ لیا اور کئی بار اسیر زنداں رہے، حدیث نبوی سے آپ کو اس قدر محبت تھی کہ حدیث کے معاملہ میں معمولی سی مداہنت بھی برداشت نہیں کرتے تھے آپ کی تمام تصانیف حدیث کی نصرت وحمایت اور مدافعت میں ہیں۔ آپ کی تصانیف حسب ذیل ہیں۔

۱. ترجمہ وشرح مشکوۃ المصابیح (ربع اول)
۲. امام بخاری کا مسلک
۳. سنت قرآن کے آئینہ میں
۴. مقام حدیث
۵. حجیت حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کی روشنی میں
۶. حدیث کی تشریعی اہمیت

۷۔ جماعت اسلامی کا نظریہ حدیث

۸۔ حجیت حدیث

مولانا سلفی نے فروری ۱۹۶۸ء گوجرانوالہ میں انتقال کیا۔

عبدالصمد حسین آبادی رحمہ اللہ:

مولانا عبدالصمد رحمہ اللہ بڑے ذی علم اور صاحب تحقیق عالم تھے حدیث اور متعلقات حدیث پر ان کی نظر وسیع تھی ان کے صاحب تحقیق ہونے کی شہادت کے لیے یہ کافی ہے کہ آپ نے مولانا عبدالرحمٰن مبارکپوری صاحب تحفۃ الاحوذی کے انتقال کے بعد مقدمہ تحفہ الاحوذی کی تکمیل کی یہ آپ کا بہت بڑا علمی کارنامہ ہے، حدیث کی حمایت و نصرت میں آپ کی درج ذیل کتابیں ہیں۔

۱ تائید حدیث بجواب تنقید حدیث

۲ شان حدیث

۳ شرف حدیث

۴ شرح سنن ابی ماجہ

آپ ۱۳۲۲ھ میں حسین آباد متصل مبارکپور ضلع اعظم گڑھ میں پیدا ہوئے مولانا عبدالسلام مبارکپوری رحمہ اللہ، مولانا عبدالرحمٰن مبارکپوری صاحب تحفۃ الاحوذی اور مولانا ابوسعید شرف الدین دہلوی رحمہ اللہ سے مستفیض تھے۔ ۱۳۶۷ھ/۱۹۴۸ء میں وفات پائی۔

عبدالروف رحمانی جھنڈانگری رحمہ اللہ:

مولانا عبدالروف رحمانی جھنڈانگری رحمہ اللہ نیپال کے رہنے والے تھے دارالحدیث رحمانیہ دہلی کے فارغ التحصیل تھے بڑے صاحب ذوق عالم تھے صاحب تصانیف کثیرہ تھے اوران کا شماران علمائے کرام میں ہوتا ہے جنہوں نے کثرت سے مقالات اور مضامین لکھے

ان کے مقالات اہلحدیث امرتسر، اخبار محمدی دہلی، الاعتصام لاہور، اہلحدیث لاہور، محدث بنارس، ترجمان دہلی، اور دوسرے علمی و دینی جرائد و رسائل میں شائع ہوتے تھے، نصرت حدیث میں آپ کی درج ذیل کتابیں ہیں۔

۱ صیانۃ الحدیث (یہ ڈاکٹر غلام جیلانی برق کی کتاب دو اسلام کا جواب ہے۔

۲ نصرۃ الباری فی بیان صحۃ البخاری ۔

نومبر ۱۹۹۹ء میں جھنڈانگر نیپال میں انتقال کیا۔

<u>مولانا صفی الرحمٰن مبارک پوری رحمہ اللہ</u>

مولانا صفی الرحمٰن مبارکپوری ممتاز عالم دین ہیں ان کی مشہور تصنیف ''الرحیق المختوم'' جو سیرت نبوی ﷺ پر ایک بہترین کتاب ہے حکومت سعودیہ نے آپ کو اس کتاب پر ایوارڈ بھی دیا ہے یہ بڑے صاحب تحقیق، عالم دین تھے حدیث پر ان کو خاصا عبور حاصل تھا، حدیث کی خدمت میں ان کی درج ذیل کتابیں ہیں۔

۱ بلوغ المرام معہ تعلیقہ اتحاف الکرام (عربی)

۲ انکار حدیث کیوں

۳ انکار حدیث حق یا باطل

انہوں نے دسمبر ۲۰۰۶ء میں وفات پائی۔

باب (۸)

۳۰ علمائے کرام

اس باب میں (۳۰) علمائے اہلحدیث کی کتابوں کا ذکر کیا گیا ہے جو ان حضرات نے حدیث نبوی ﷺ کی خدمت، اس کی حمایت و نصرت اور مدافعت میں لکھی ہیں۔

(عراقی)

عزیز زبیدی رحمہ اللہ:

معروف عالم دین تھے مولانا عبدالتواب محدث ملتانی رحمہ اللہ (م ۱۳۶۲ھ) کے شاگرد تھے، حدیث پر ان کی وسیع نظر تھی، ان کی تصانیف حسب ذیل ہیں۔

۱. حواشی صحیح بخاری (مکمل)۔

۲. ترجمہ جامع ترمذی (نامکمل)۔

۳. تصیح وتنقیح ترجمہ و حواشی بلوغ المرام از مولانا عبدالتواب ملتانی

۲۰۰۳ء میں لاہور میں انتقال کیا۔

محمد رفیق اثری:

۵. ضوء السالك حواشی موطا امام مالك۔

۶. حواشی سنن ابی دائود۔

۷. حواشی مشکوۃ المصابیح۔

۸. تعلیقات الاثر علی الفیہ عراقی ۔

محمد خالد سیف:

۹. حواشی بلوغ المرام ۔

۱۰. ترجمہ مختصر ترغیب وترھیب عبدالعظیم منذری ۔

۱۱. کتابت حدیث تا عہد تابعین ۔

محمد سلیمان کیلانی رحمہ اللہ :

۱۲. ترجمہ وحواشی مشکوۃ المصابیح (ربع ثانی ،ثالث ورابع) ربع اول کا ترجمہ شیخ الحدیث مولانا محمد اسماعیل سلفی رحمہ اللہ نے کیا تھا۔

۱۳. احسن الکلام شرح بلوغ المرام ۔

حافظ صلاح الدین یوسف:

مولانا محمد عطاء اللہ حنیف کے ارشد تلامذہ میں سے ہیں مسائل کی تحقیق میں ان کو ید طولیٰ حاصل ہے بڑے ذی علم اور صاحب ذوق عالم ہیں حدیث پر ان کی وسیع نظر ہے تفسیر احسن البیان ان کا علمی شاہکار ہے،ان کی خدمت حدیث میں درج ذیل کتابیں ہیں

۱٤. تنقیح الرواۃ فی تخریج احادیث المشکوۃ(جلد ٤)۔

۱۵. ترجمہ و تشریح ریاض الصالحین از نووی ۔

خالد بن نور حسین گھرجاکھی رحمہ اللہ :

۱٦. مفتاح صحیح بخاری ۔

۱۷. مفتاح السنۃ ۔

۱۸. ترجمہ جزء رفع الیدین از امام بخاری ۔

۱۹. ترجمہ جزء القراءۃ از امام بیہقی ۔

محمد ادریس کیلانی رحمہ اللہ:

۲۰۔ تخریج احادیث تفسیر احسن التفاسیر از مولانا احمد حسن دهلوی

عبدالشکور اثری:

۲۱۔ ترجمه قیام اللیل مروزی۔

حافظ محمد ادریس سلفی:

۲۲۔ ترجمه وحواشی صحیح ابن خزیمه۔

عبداللہ ناصر رحمانی:

مسند امام احمد بن حنبل کی تعلیق وتخریج شیخ احمد شاکر مصری نے کی۔ مولانا عبداللہ ناصر رحمانی نے اس کی فہرست مرتب کی ہے کتاب کا نام ہے۔

۲۳ المنهج الاسعد فی ترتیب احادیث المسند الامام احمد بن حنبل مع فتح الربانی بشرح الشیخ احمد شاکر۔

عبدالرشید حنیف:

۲۴۔ ترجمه قیام اللیل مروزی۔

۲۵۔ ترجمه سنن دارمی۔

عبدالغفار حسن:

مولانا عبدالغفار حسن بن مولانا عبدالستار بن مولانا عبدالجبار عمر پوری علمائے فحول میں سے ہیں بڑے ذی علم اور صاحب ذوق عالم ہیں علوم اسلامیہ کے تبحر عالم دین ہیں ان کے علم وفضل اور علمی تبحر کا اعتراف اہل علم وقلم نے کیا ہے کئی سال تک جامعہ اسلامیہ مدینہ یونیورسٹی میں تدریس فرمائی اسلامی نظریاتی کونسل کے ممبر بھی رہے ہیں حدیث پر ان کی درج ذیل کتابیں ہیں۔

۲۶. عظمت حدیث۔

۲۷. انتخاب حدیث۔

سید ابوبکر غزنوی رحمہ اللہ:

پروفیسر سید ابوبکر غزنوی مولانا سید محمد داؤد غزنوی رحمہ اللہ کے صاحبزادے تھے بڑے فاضل عالم اور مستند عالم دین تھے بہاولپور یونیورسٹی کے وائس چانسلر تھے۔ ۱۹۷۵ء میں وفات پائی، خدمت حدیث میں ایک کتاب لکھی جس کا نام ہے۔

۲۸. کتابت حدیث عہد نبوی میں۔

تاج الدین ازہری:

۲۹. تحقیق و تخریج سنن نسائی۔

ڈاکٹر محمد صدیق (اسلام آباد):

۳۰. ترتیب صحیح ابن حبان۔

۳۱. تحقیق مرویات ابی امامه الباهلی من مسند احمد بن حنبل۔

ڈاکٹر عبدالرؤف ظفر:

۳۲. تحقیق وتنقیح وتخریج کشف النقاب عماروی الشیخان الاصحاب

۳۳. الاحادیث المنتقی من عدة امام اصبهانی

۳٤. تسمیه المشائخ الذین روی منهم الامام بخاری لابن منده

فیض الرحمن الثوری رحمہ اللہ:

۳۵. جلاء العینن بتخریج روایات البخاری فی جز رفع الیدین

تصنیف: سید بدیع الدین شاہ راشدی۔ مراجعت: ارشاد الحق اثری۔

تعلیقات: فیض الرحمن الثوری۔

۳۶۔ رفع السحاب فیما ترك الشیخ مما فی الباب

یہ کتاب جامع ترمذی کے وفی الباب کی ان روایات پر مشتمل ہے جن کے بارے میں محدث مبارکپوری رحمہ اللہ نے تحفۃ الاحوذی میں اپنے عدم علم کا اظہار فرمایا اس کی تعداد ۷۰۰ ہے مولانا فیض الباری نے ان ۷۰۰ روایات میں تقریباً ۶۰۰ روایات تلاش کیں اور یہ روایات تحفۃ الاحوذی مطبوعہ نشر السنہ ملتان میں شائع ہو چکی ہیں۔

۳۷۔ فهرست اسماء الصحابه الذین ذکرهم الترمذی تحت قوله وفی الباب

۳۸۔ الرد علی جوهر النقی

۳۹۔ تحقیق وتخریج جز القراء ة امام بخاریؒ

۴۰۔ تحقیق وتخریج فتح الغفور فی وضع الایدی علی الصدور از محمد حیات سندهیؒ

۴۱۔ تحقیق وتخریج الاکمال للحسینی

حافظ ثناء اللہ الزاہدی:

۴۲ تحقیق و تخریج وتعلیق و تنقیح فتح الباقی بشرح الفیه عراقی للشیخ زکریا انصاری

۴۳۔ القاب الحدیث

۴۴۔ تحقیق الغایه بترتیب الرواة المترجم لهم فی نصب الرایه

۴۵۔ حافظ نور الدین الهیثمی وکلامه فی الرجال

۴۶۔ التصریح بمنهج الامام مسلم دعا دامة فی الصحیح

۴۷۔ الامام ابن تیمیهؒ فی الحدیث

۴۸۔ الحافظ بدر الدین العینی وعلوم الحدیث

۴۹. ابن حزم ظاهری وعلوم الحدیث

۵۰. البیهقی وکلامه فی الرجال

۵۱. الامام ابن الهمام علوم الحدیث

۵۲. ابن جوزی وکلامه فی الرجال

۵۳. النووی وعلوم الحدیث

۵۴. تخریج الاحادیث نور الانوار معه حواشی

<u>سید محب اللہ شاہ راشدی رحمہ اللہ :</u>

خاندان راشدی سندھ کے گل سرسبد تھے ان کے اساتذہ میں مولانا ابوسعید شرف الدین رحمہ اللہ ،مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمہ اللہ مولانا ابراہیم میر سیالکوٹی رحمہ اللہ شامل ہیں بڑے صاحب ذوق اور ذی علم عالم تھے ان کے کتب خانہ میں نایاب ونادر کتابوں کا کافی ذخیرہ تھا ۱۹۹۵ء میں ان کا انتقال ہوا، خدمت حدیث پر آپ کی درج ذیل کتابیں ہیں۔

۵۵. التعلیق التنقیح علی جامع الصحیح

۵۶. تراجم الرواة الکتاب القرء ة للبیهقی

۵۷. کشف التهام من تراجم الرواة الذین یروون حدیث لا صلوة لمن لم یقراء بها فاتحة الکتاب خلف الامام

۵۸. طریق السداد وفصل المتال فی تراجم الرجال الثقات

۵۹. البغال الذین لیس لهم ذکر فی تهذیب الکمال

۶۰. ثقات الرجال من تاریخ جرجان

۶۱. تعلیق المجیب الحسینی علی التقریب للحافظ ابن حجر عسقلانی

۶۲. التعلیقات علی ابن حبان

٦٣. ایضاح المرام

٦٤. تسکین القلب الشوش باعطاء التحقیق فی تدلیس الثوری والاعمش

عبیداللہ عفیف / عبدالرحمٰن گوہڑوی:

٦٥. لمعات التنقیح از شیخ عبدالحق محدث دهلوی

تحقیق وتعلیق — عبیداللہ عفیف

تخریج — حافظ عبدالرحمٰن گوہڑوی رحمہ اللہ

زبیر علی زئی:

معروف عالم دین اور صاحب تحقیق اہل قلم ہیں بڑے صاحب ذوق اور ذی علم ہیں حدیث اور اسماء الرجال پر ان کا مطالعہ وسیع ہے مسائل کی تحقیق میں بڑا عمدہ ذوق رکھتے ہیں حدیث کے متعلق ان کی جو کتابیں اس وقت تک مرتب ہوئی ہیں ان پر تحقیق وتخریج اور تعلیق ان کے صاحب علم ہونے کا ثبوت ہے، آپ کی تصنیفات درج ذیل ہیں۔

٦٦. جز علی بن محمد الحمیری

٦٧. مسند الامام الحمیدی

٦٨. حواشی سنن ابی دائود

٦٩. الجهاد لابن تیمیه

٧٠. جز مسائل لابن ابی شیبه

٧١. الاربعین لابن تیمیه

٧٢. تخریج احادیث السیرة النبویه ابن هشام

٧٣. تخریج وتعلیق مشکوة المصابیح

عبدالستار حماد:

۷٤. ترجمه تجرید بخاری

عبدالرحمٰن کیلانی رحمہ اللہ:

۷۵. آئینه پرویزیت (۳جلد)

عبدالرحمٰن طاہر سورتی رحمہ اللہ:

۷٦. ابن مریم اور پرویز۔

محمد اقبال کیلانی:

۷۷. اتباع سنت کے مسائل

عبدالستار بن مولانا عبدالجبار عمر پوری رحمہ اللہ:

۷۸. اثبات الخبر فی رد منکر الحدیث والخبر

عبدالسلام کیلانی:

۷۹. اسلام میں کتاب وسنت کا مقام

ہدایت اللہ ندوی:

۸۰. تاریخ تدوین حدیث

غلام احمد حریری رحمہ اللہ:

۸۱. علوم الحدیث۔

۸۲. حدیث رسول کا تشریعی مقام۔

۸۳. تاریخ حدیث ومحدثین۔

سید محمد اسماعیل مشہدی رحمہ اللہ:

۸٤. اہمیت حدیث۔

استدراک:

۸۵. مولانا عبیداللہ رحمانی مبارکپوری رحمہ اللہ نے شرح مشکوۃ المصابیح مرعاۃ المفاتیح ۹ جلدوں میں کتاب المناسک تک لکھی، اس کے بعد شارح کا انتقال ہو گیا مولانا خالد گھرجاکھی رحمہ اللہ نے اس شرح کو مزید ۱۰ جلدوں میں مکمل کر دیا ہے آپ نے کتاب البیوع تا کتاب المناقب والفضائل کی شرح لکھی ہے، مرعاۃ المفاتیح اب (۱۹) جلدوں میں مکمل ہو گئی ہے مولانا خالد گھرجاکھی کا یہ بہت بڑا علمی کارنامہ ہے۔ (عراقی)

حواشی

باب (۱)

۱. تدوین حدیث از مولانا مناظر احسن گیلانی ص ۴۹ مطبوعہ مجلس نشریات السلام کراچی ۱۹۹۷ء۔

۲. تذکرۃ المحدثین ج ۱ ص ۶، ۷ مطبوعہ اعظم گڑھ ۱۹۶۸ء۔

۳. اسلامی علوم وفنون ہندوستان میں ص ۱۹۰ مطبوعہ اعظم گڑھ ۱۹۷۰ء۔

۴. حدیث کا بنیادی کردار ص ۲۹، ۳۰ مطبوعہ کراچی ۱۹۸۲ء۔

۵. مقالات سلیمان ج ۲ ص ۲ مطبوعہ اعظم گڑھ ۱۹۶۸ء۔

۶. طبقات ابن سعد ج ۷ ص ۳۰۶ بحوالہ مقالات سلیمان ج ۲ ص ۲۔

۷. برصغیر میں اسلام کے اولین نقوش از محمد اسحاق بھٹی ص ۱۸۹ مطبوعہ لاہور ۱۹۹۰ء۔

۸. تہذیب التہذیب ابن حجر ج ۱ ص ۲۶۱ بحوالہ مقالات سلیمان ج ۲ ص ۳۔

۹. مقالات سلیمان ج ۲ ص ۴۔

۱۰. نزہۃ الخواطر ج ۱ ص ۱۶۲۔

۱۱. تاریخ اہلحدیث ص ۳۸۲ مطبوعہ لاہور ۱۹۷۰ء۔

۱۲. اسلامی علوم وفنون ہندوستان میں ص ۱۹۵۔

۱۳. الضوء اللامع ج ۲ ص ۲۲۲ بحوالہ مقالات سلیمان ج ۲ ص ۱۱۔

۱۴. یاد ایام از مولانا عبدالحی الحسنی ص ۳۴ مطبوعہ ۱۹۱۹ء۔

۱۵. مقالات سلیمان ج ۲ ص ۱۱۔

۱۶. اخبار الاخیار ص ۲۳۷، ۲۳۸۔

۱۷۔ مقالات سلیمان ج ۲ ص ۱۴۔

۱۸۔ طبقات الکبری ج ۲ ص ۱۶۷، ماثر الکرام ج ۱ ص ۱۹۳، بحوالہ تذکرۃ المحدثین ج ۳ ص ۲۷ مطبوعہ اعظم گڑھ ۱۹۹۰ء۔

۱۹۔ تاریخ اہلحدیث از محمد ابراہیم میر سیالکوٹی ص ۳۸۳۔

۲۰۔ تذکرۃ المحدثین ج ۳ ص ۱۱۹۔

۲۱۔ ماثر الکرام ج ۱ ص ۱۹۴۔

۲۲۔ تاریخ اہلحدیث ص ۳۸۷۔

۲۳۔ اخبار الاخیار ص ۲۶۴۔

۲۴۔ اسلامی علوم وفنون ہندوستان میں ص ۱۹۷، مقالات سلیمان ج ۲ ص ۲۳۔

۲۵۔ تذکرۃ المحدثین ج ۳ ص ۳۳۰۔

۲۶۔ حیات شیخ عبدالحق محدث دہلوی ص ۲۶۲۔

۲۷۔ مقالات سلیمان ج ۲ ص ۲۵۔

۲۸۔ تذکرۃ المحدثین ج ۳ ص ۳۹۹، ۴۰۰۔

۲۹۔ تاریخ اہلحدیث ص ۳۹۲۔

۳۰۔ مقالات سلیمان ج ۲ ص ۲۶۔

۳۱۔ تاریخ اہلحدیث ص ۳۹۹، مقالات سلیمان ج ۲ ص ۲۷۔

۳۲۔ ابجد العلوم از نواب صدیق حسن خاں ص ۱۹۲ الحطہ فی ذکر الصحاح الستہ ص ۹۷

۳۳۔ تاریخ دعوت وعزیمت از ابوالحسن علی ندوی ج ۵ ص ۵۹ مطبوعہ کراچی۔

۳۴۔ اسلامی علوم وفنون ہندوستان میں ص ۱۹۸۔

۳۵۔ تاریخ اہلحدیث ص ۳۹۱۔

٣٦۔ مقالات سلیمان ج ٢ ص ٣٦، ٣٧۔

٣٧۔ اسلامی علوم وفنون ہندوستان میں ص ١٩٩۔

٣٨۔ تاریخ اہلحدیث ص ٣٩٧۔

٣٩۔ اسلامی علوم وفنون ہندوستان میں ص ١٩٩۔

٤٠۔ مقالات سلیمان ج ٢ ص ٤٧۔

٤١۔ شاہ عبدالعزیز دہلوی اوران کے علمی کارنامے ص ١٢١۔

٤٢۔ ایضا ص ١٥٠، مقالات سلیمان ج ٢ ص ٤٨۔

٤٣۔ مقالات سلیمان ج ٢ ص ٤٨، شاہ عبدالعزیز دہلوی اوران کے علمی کارنامے ص ١٥٧

٤٤۔ شاہ عبدالعزیز دہلوی اوران کے علمی کارنامے ص ١٧٨۔

٤٥۔ مقالات سلیمان ج ٢ ص ٥٠، ٥١۔

٤٦۔ تقلید یاں احناف کو یہ کتاب ناگوار گزری، چنانچہ تنویر العینین کا جواب ایک تقلیدی عالم مولوی محمد شاہ پاک پٹنی نے تنویر الحق کے نام سے دیا تنویر الحق کا جواب مولانا سید محمد نذیر حسین محدث دہلوی نے معیار الحق کے نام سے دیا معیار الحق کا جواب مولوی ارشاد حسین رام پوری (م ١٣١١ھ) جو ایک غالی مقلد تھے معیار الحق کا جواب انتصار الحق کے نام سے لکھا یہ دونوں کتابیں یعنی معیار الحق اور انتصار الحق مولانا ابوالکلام آزاد (م ١٩٥٨ء) کے مطالعہ میں آئیں تو مولانا آزاد نے فرمایا،

مجھ پر معیار الحق کی سنجیدہ اور وزنی بحث کا بہت اثر ہوا اور صاحب ارشاد الحق (انتصار الحق) کا علمی ضعف صاف صاف نظر آ گیا (آزاد کی کہانی آزاد کی زبانی ص ١٢١)

انتصار الحق کی تردید میں حضرت شیخ الکل مولانا سید محمد نذیر حسین محدث دہلوی کے چار تلامذہ نے کتابیں لکھیں جن کی تفصیل یہ ہے،

۱. براہین اثنا عشر — مولانا سید امیر حسن سہسوانی (م ۱۲۹۱ھ)

۲. تلخیص الانظار فیما بنی علیہ الانتصار — مولانا سید احمد حسن دہلوی (م ۱۳۳۸ھ)

۳. البحر الذخار لازہاق صاحب الانتصار — مولانا شہود الحق عظیم آبادی (م ۱۳۴۰ھ)

۴. اختیار الحق — مولانا احتشام الدین مراد آبادی (م ۱۳۳۰ھ)

تقلیدیاں احناف کو آج تک ان چاروں کتابوں کا جواب لکھنے کی جرات نہیں ہوئی اور انشاء اللہ العزیز تا قیامت ان کتابوں کا جواب لکھ نہیں سکیں گے۔

۴۷. مقالات سلیمان ج ۲ ص ۵۲، ۵۳۔

باب (۴)

۱. ان علمائے کرام نے صرف دعوت و تبلیغ پر ہی اکتفا نہیں کیا بلکہ درس و تدریس کا سلسلہ بھی جاری کیا۔

مولانا حافظ ابراہیم آروی نے مدرسہ احمدیہ کے نام سے ایک مدرسہ آرہ میں قائم کیا جو اپنے وقت میں اہلحدیث کی ایک یونیورسٹی تھی اور اس مدرسہ میں مولانا حافظ عبداللہ غازی پوری رحمہ اللہ، مولانا محمد سعید محدث بنارسی رحمہ اللہ اور مولانا عبدالرحمٰن مبارکپوری رحمہ اللہ جیسے مشاہیر علماء نے تدریسی خدمات انجام دیں۔

مولانا حافظ عبدالعزیز رحیم آبادی نے اپنے وطن رحیم آباد (پٹنہ) میں ایک مدرسہ قائم کیا تھا جس میں بیک وقت دو ڈھائی صد طلباء تعلیم حاصل کرتے تھے اور ان طلباء کی خورد ونوش کا انتظام مولانا رحیم آبادی اپنی گرہ سے کرتے تھے۔

مولانا عبدالحمید سوہدروی نے مدرسہ حمیدیہ کے نام سے سوہدرہ میں ایک مدرسہ قائم کیا تھا جس میں ایک وقت میں دس پندرہ طلباء تعلیم حاصل کرتے تھے۔

مولوی ابویحیٰی امام خاں نوشہروی رحمہ اللہ (م ۱۹۶۶ء) مولف تراجم علمائے حدیث

ہند مولوی ابوالمحمود ہدایت اللہ سوہدروی رحمہ اللہ (م ۱۹۶۷ء) مولف تاریخ ککے زئی، مولانا ابوالبشیر مراد علی کھٹوروی رحمہ اللہ (م ۱۹۶۸ء) مترجم کتاب الوسیلہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ آپ کے مشہور تلامذہ میں سے تھے۔

۲. ان علمائے کرام نے بدعات کی تردید اور صحیح اسلامی روحانیت کا درس دینے کے ساتھ ساتھ درس و تدریس کا سلسلہ بھی جاری رکھا، مولانا سید عبداللہ غزنوی رحمہ اللہ نے جب غزنی سے ہجرت کر کے امرتسر میں قیام فرمایا تو مدرسہ غزنویہ کے نام سے ایک دینی درسگاہ قائم کی آپ کے تلامذہ کا دائرہ بہت وسیع ہے مشہور تلامذہ یہ ہیں،

مولانا حافظ ابراہیم آروی (م ۱۳۱۹ھ) مولانا رفیع الدین شکرانوی (م ۱۳۳۷ھ)
مولانا قاضی طلاء محمد خاں پشاوری (م ۱۳۱۰ھ) مولانا قاضی عبدالاحد خان پوری (م ۱۹۲۸ء)
مولانا غلام نبی الربانی سوہدروی (۱۳۴۸ھ) مولانا حافظ عبدالمنان وزیر آبادی (م ۱۳۳۴ھ)
اور مولانا حافظ عبدالوہاب دہلوی (م ۱۳۵۱ھ)

جن علمائے کرام نے آپ سے روحانی فیض اٹھایا ان میں مولانا حافظ ابراہیم آروی، مولانا محی الدین عبدالرحمٰن مبارکپوری اور مولانا غلام نبی الربانی سوہدروی خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

مولانا سید عبدالجبار غزنوی رحمہ اللہ (م ۱۳۳۱ھ) نے روحانیت کا درس دینے کے ساتھ ساتھ درس و تدریس کا سلسلہ بھی جاری رکھا اور مدرسہ غزنویہ کا نام تقویۃ الاسلام رکھا آپ کے تلامذہ کی فہرست بھی طویل ہے مشہور تلامذہ میں، مولانا سید محمد داؤد غزنوی (م ۱۹۶۳ء) مولانا حافظ عبداللہ محدث روپڑی (۱۹۶۴ء) اور مولانا حافظ محمد محدث گوندلوی (م ۱۹۸۵ء) خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

مولانا حافظ محمد بن بارک اللہ لکھوی (م ۱۳۱۱ھ) نے موضع لکھو کے ضلع فیروز

مشرقی پنجاب میں مدرسہ محمدیہ کے نام سے ایک دینی درسگاہ قائم کی آپ کی ساری زندگی درس وتدریس اور تصنیف وتالیف میں بسر ہوئی آپ کے تلامذہ کی فہرست بھی طویل ہے۔

٣. ہندوستان میں اہل حدیث کی علمی خدمات از مولوی ابو یحییٰ امام خاں نوشہروی۔

٤. اہلحدیث لاہور (خدمات اہلحدیث نمبر) ص ١٨٤۔

٥. جماعت اہلحدیث کی تصنیفی خدمات از مولوی محمد مستقیم سلفی بنارسی۔

٦. شاہ ولی اللہ دہلوی از عبدالرشید عراقی ص ١١٤۔

باب (٣)

١. تراجم علمائے حدیث ہند از ابو یحییٰ امام خاں نوشہروی ص ٢٢٩۔

٢. مقالات سلیمان ج ٢ ص ٥٤۔

٣. ہندوستان میں اہلحدیث کی علمی خدمات ص ٤٧۔

٤. جماعت اہلحدیث کی تصنیفی خدمات ص ٤٥، ٤٦۔

٥. تراجم علمائے حدیث ہند ص ٢٧٤۔

٦. جماعت اہلحدیث کی تصنیفی خدمات ص ٤٦۔

٧. تراجم علمائے حدیث ہند ص ٣٨٠۔

٨. نزہۃ الخواطر ج ٨ ص ٣٩٧۔

٩. تراجم علمائے حدیث ہند ص ٣٤٠۔

١٠. نزہۃ الخواطر ج ٨ ص ١١١ تا ١١٥، جماعت اہلحدیث کی تصنیفی خدمات ص ٦٨، ٦٩

١١. ہندوستان میں اہلحدیث کی علمی خدمات ص ٤٧۔

١٢. نزہۃ الخواطر ج ٨ ص ٤٠٤۔

١٣. جماعت اہلحدیث کی تصنیفی خدمات ص ٤٧۔

۱۴. ایضا ص ۶۳، ۶۴۔

۱۵. مولوی ابو یحییٰ امام خاں نوشہروی لکھتے ہیں کہ مولانا عبدالسلام بستوی نے سنن ابن ماجہ کی عربی میں شرح بنام رفع العجاجہ لکھی (تراجم علمائے حدیث ہند ص ۴۷۰) مولوی محمد مستقیم سلفی نے اس کو اردو شرح بتایا ہے (جماعت اہلحدیث کی تصنیفی خدمات ص ۶۳)

۱۶. ہندوستان میں اہلحدیث کی علمی خدمات ص ۴۲، ۴۵۔

۱۷. جماعت اہلحدیث کی تصنیفی خدمات ص ۵۸۔

۱۸. المنتقی الاخبار (اردو) ج ۱ ص ۳۸۔

۱۹. جماعت اہلحدیث کی تصنیفی خدمات ص ۸۷۔

۲۰. ایضا ص ۸۵۔

باب (۴)

۱. نزہۃ الخواطر ج ۸ ص ۱۸۷ تا ۱۹۵۔

تراجم علمائے حدیث ہند ص ۲۷۷ تا ۲۹۵، تذکرہ علمائے اعظم گڑھ ص ۲۸۔

۲. ہندوستان میں اہلحدیث کی علمی خدمات ص ۲۸۔

۳. جماعت اہلحدیث کی تصنیفی خدمات ص ۳۷ تا ۴۵، ۸۸۔

تراجم علمائے حدیث ہند ص ۲۹۸، ۳۱۶۔

۴. تراجم علمائے حدیث ہند ص ۳۰۵۔

۵. ہندوستان میں اہلحدیث کی علمی خدمات ص ۴۶۔

۶. جماعت اہلحدیث کی تصنیفی خدمات ص ۴۵۔

۷. تراجم علمائے حدیث ہند ص ۳۲۸۔

باب (۵)

۱. فتاویٰ اہلحدیث ج ا ص ۱۵۔

۲. خاتمہ اختلاف ص ۱۰۔

۳. تذکرہ علمائے حدیث ج ۲ ص ۲۱۲۔

۴. ایضاً ص ۳۴۱۔

باب (۶)

۱. تذکرہ علمائے حدیث ج ۳ ص ۲۴۳۔

۲. جماعت اہلحدیث کی تصنیفی خدمات ص ۷۲، ۷۳۔

۳. ارمغان حنیف ص ۱۰۴، ۱۰۵۔

۴. الحدیث لاہور (خدمات اہلحدیث نمبر ص ۱۸۹، ۱۹۵۔

باب (۷)

۱. جماعت اہلحدیث کی تصنیفی خدمات ص ۶۴، ۶۵، ۳۷۸، ۳۷۹۔

۲. ایضاً ص ۷۰۔

باب (۸)

۱. خدمات اہلحدیث نمبر ۱۹۲۔

۲. اس باب میں خدمات اہلحدیث نمبر سے مولانا ارشاد الحق اثری اور پروفیسر خالد ظفر اللہ کے مضامین سے استفادہ کیا گیا ہے۔

(عراقی)

محدث روپڑی کی زیرِ طبع تالیفات

مظہر النکات شرح مشکوٰۃ

مؤلف

حافظ عبداللہ محدث روپڑی رحمہ اللہ

یہ حضرت محدث روپڑی کا علمی شاہکار ہے جس میں ایسے نکات بیان کیے گئے ہیں جن کو بیان کرنے سے پہلی تمام شروحات قاصر ہیں۔ ان شاء اللہ عنقریب قارئین کے ہاتھوں میں ہوگی۔

درایت تفسیری

مؤلف

حافظ عبداللہ محدث روپڑی رحمہ اللہ

یہ کتاب اصول تفسیر میں اپنی مثال آپ ہے اس میں قرآنی تفسیر کے اصولوں کو اجاگر کیا گیا ہے اور قرآنی تفسیر کرنے میں سلف کے منہج کو واضح کیا گیا ہے جو کہ علماء کرام اور ابتدائی اور منتہی طلباء اور عوام الناس کے لیے یکساں مفید ہے۔

ارسال الیدین بعد از رکوع

مؤلف

حافظ عبداللہ محدث روپڑی رحمہ اللہ

اس میں رکوع کے بعد ہاتھ باندھنے کی تردید ادلہ قاطعہ سے کی گئی ہے اور احادیث صحیحہ سے ثابت کیا گیا ہے کہ رکوع کے بعد ارسال الیدین رسول اللہ ﷺ کی سنت مطہرہ ہے۔

تعریفات اہل سنت

مؤلف

حافظ عبداللہ محدث روپڑی رحمہ اللہ

یہ کتاب دراصل مولانا انور شاہ کشمیری کی کتاب الاقتصاد کا جواب ہے اور اس میں برھان قاطعہ سے اہل سنت کی تعریف کو واضح کیا ہے۔

توضیح الفرقان

مؤلف

حافظ عبدالوہاب روپڑی

یہ سورۂ مائدہ کی تفسیر ہے جس میں احکام کو برھان قاطعہ کے ساتھ ثابت کرنے کے ساتھ سلف کے منہج کا خاص خیال رکھا گیا ہے، اس میں خاص خوبی یہ ہے کہ قرآن آیات کی تفسیر احادیث صحیحہ سے کرنے کے ساتھ ساتھ روایات کی تخریج کا خاص اہتمام کیا گیا ہے تاکہ دوران مطالعہ قاری سے پہلو مخفی نہ رہے۔

تعارف
جامعہ اہلحدیث لاہور

جامعہ اہلحدیث چوک دالگراں لاہور الحمد للہ اپنے تعلیمی معیار اور قابل اساتذہ کے لحاظ سے انفرادی حیثیت کا حامل ہے۔ جس میں 29 قابل اور محنتی اساتذہ تعلیمی فرائض سرانجام دینے پر مامور ہیں۔

مؤسسین

مجتہد العصر العلام حافظ عبداللہ محدث روپڑی رحمۃ اللہ علیہ و رئیس المناظرین حضرت مولانا حافظ عبدالقادر روپڑی رحمۃ اللہ علیہ

بنیاد

تاسیس اول 1914 روپڑ شہر ضلع انبالہ تجدید تاسیس 1948 لاہور۔

شعبہ جات

جامعہ ہذا نو شعبوں پر مشتمل ہے ☆ تحفیظ القرآن الکریم ☆ درس نظامی ☆ وفاق المدارس السلفیہ ☆ دار الافتاء ☆ تصنیف والتالیف ☆ فن مناظرہ ☆ دعوت والارشاد ☆ کمپیوٹر لیب ☆ طب اور اس کے ساتھ ساتھ ایف۔اے تک عصری تعلیم کا معقول بندوبست۔

سالانہ اخراجات

جامعہ کا سالانہ خرچ۔ جس میں طلبہ کے قیام و طعام ادویات' صابون' اساتذہ کرام و ملازمین کی تنخواہوں سمیت تقریباً 26 لاکھ روپے سے تجاوز کر چکا ہے۔ جو اللہ کے فضل و کرم اور احباب کے تعاون سے پورا ہوتا ہے۔

تعمیری منصوبہ

جامعہ کے آئندہ منصوبہ جات میں طلباء کے لئے مزید رہائشی و تدریسی کمروں کی ضرورت ہے الحمد للہ رہائش کے لئے ایک بلاک اور ایک عظیم الشان لائبریری تعمیر ہو چکی ہے مزید رہائشی و تدریسی کمروں کی تعمیر کا تخمینہ تقریباً 90 لاکھ روپے ہے۔

اپیل

یہ تمام کام اللہ کے فضل و کرم اور احباب کے تعاون سے جاری ہیں۔ اس لیے مخیّر حضرات بڑھ چڑھ کر تعاون کا سلسلہ جاری رکھیں۔

ترسیل زر کا پتہ اکاؤنٹ نمبر 7066 یونائیٹڈ بنک لمیٹڈ برانڈرتھ روڈ لاہور پاکستان

حافظ عبدالغفار روپڑی ناظم اعلیٰ جامعہ اہلحدیث چوک دالگراں لاہور۔
فون: 7656730-7670968 فیکس: 7659847